عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوت

جلد نمبر ۱۶

۲۰ تا ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ مارچ ۱۹۹۸ء

شمارہ نمبر ۴۳

میرا انٹرویو اور ائیر مارشل ظفر احمد چوہدری کا اعتراض

حجاج کرام متوجہ ہوں

قادیانی امت اور پاکستان

دوران حج جنایات کا ارتکاب اور کفارہ کی ادائیگی

خطبات و ارشادات مولانا محمد علی جالندھری

قیمت: ۵ روپے

حج اکبر کی فضیلت:

س..... جیسا کہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن کا حج پڑ جائے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے جس کا اجر ستر حجوں کے اجر سے بڑھا ہوا ہے۔ آیا یہ حدیث ہے اور کیا یہ حدیث صحیح ہے یا کہ عوام الناس کی زبانوں پر ویسے ہی مشہور ہے۔ جبکہ بعض حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حج اکبر کی اصطلاح مذکورہ حج کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر حج، حج اکبر کہلاتا ہے۔ عمرہ کے مقابلے میں یا عرفہ کے دن کو حج اکبر کہتے ہیں۔ یا جس دن حجاج قربانی کرتے ہیں وہ حج اکبر ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان تمام باتوں کی موجودگی میں ذہن شدید الجھن کا شکار ہوجاتا ہے کہ حج اکبر کا کس پر اطلاق کیا جاسکتا ہے؟

ج..... جمعہ کے دن کے حج کو "حج اکبر" کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے۔ قرآن مجید میں "حج اکبر" کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے۔ باقی رہا یہ کہ جمعہ کے دن جو حج ہو اس کی فضیلت ستر گنا ہے۔ اس مضمون کی ایک حدیث بعض کتابوں میں طبرانی کی روایت سے نقل کی ہے۔ مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں۔

حج کے ثواب کا ایصال ثواب:

س..... اگر ایک شخص اپنا حج کرچکا ہے اور وہ کسی کے لئے بغیر نیت کے حج کرکے اس کو بخش دیتا ہے مرحوم کو، تو کیا اس کا حج ادا ہوجائے گا؟ اگر نہیں ہوسکتا تو صحیح طریقہ اور نیت بتادیں۔

ج..... اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض تھا اور یہ شخص اس کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے تو اس مرحوم کی طرف سے احرام باندھنا لازم ہوگا ورنہ حج فرض ادا نہیں ہوگا اور اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض نہیں تھا تو حج کا ثواب بخشنے سے اس کو حج کا ثواب مل جائے گا۔

کیا حجر اسود جنت سے ہی سیاہ رنگ کا آیا تھا:

س..... حجر اسود جو کہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ حجر اسود لوگوں کے کثرت گناہ کی وجہ سے کالا ہوگیا۔ جب یہ جنت سے آیا تھا تو اس کا رنگ کیسا تھا؟ اس وقت اسے حجر اسود نہ کہتے تھے کیونکہ اسود کے تو معنی ہیں کالا۔ کیا حدیث سے اس پتھر کے اصلی رنگ کا پتہ چلتا ہے؟

ج..... جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ترمذی، نسائی وغیرہ میں ہے اور امام ترمذیؒ نے اس کو حسن صحیح کہا ہے اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ اس وقت سفید رنگ کا تھا۔ ظاہر ہے کہ جب یہ نازل ہوا ہوگا اس وقت اس کو "حجر اسود" نہ کہتے ہوں گے۔

حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے:

س..... میں چند دوستوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں کام کرتا ہوں ابھی کچھ دنوں کے لئے پاکستان آیا ہوں جب ہم مکہ مکرمہ میں ہوتے تھے تو میرے دوستوں میں سے کوئی بھی حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ ان کو سمجھایا وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ وہابی ہیں پھر میں خاموش ہوجاتا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد بھی ان کے عمل میں تبدیلی نہیں آئی بلکہ ادھر تو کسی بھی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ چند خاص مسجدیں ہیں ان کے سوا سب کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں ظاہری ان کی حالت یہ ہے پگڑیاں پہنتے ہیں اور کندھوں پر دونوں جانب لمبا سا کپڑا بھی لٹکاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بات کہاں تک درست ہے اور ان کی پیروی اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کہاں تک ٹھیک ہے؟ اب تو ہمارے محلّہ کی مسجد کے امام کو بھی نہیں مانتے براہ مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

ج..... حرمین شریفین پہنچ کر وہاں کی نماز باجماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے۔ حرمین شریفین کے ائمہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں، اہلسنّت ہیں اگرچہ ہمارا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن یہ نہیں کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

حج صرف مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے:

س..... میں نے اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ اگر پچیس اولیاء سندھ میں اور پیدا ہوجاتے تو حج یہاں ہوتا۔ وضاحت سے یہ بات بتائیں؟

ج..... اولیاء تو خدا جانے سندھ میں لاکھوں ہوئے ہوں گے مگر حج تو ساری دنیا میں صرف ایک ہی جگہ ہوتا ہے یعنی مکہ مکرمہ میں۔ ایسی فضول باتیں کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۴۳ — ۲۰ تا ۲۶ ذیقعد ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ مارچ ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- قادیانیت اور تحریف قرآن.....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- حاجیوں کی بارات..............(مولانا محمد سلمان منصور پوری) ۸
- قادیانی امت اور پاکستان..........(جناب نور محمد قریشی) ۹
- میرا انٹرویو اور ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری کا اعتراض (ارشاد احمد حقانی) ۱۳
- خطبات وارشادات مولانا محمد علی جالندھری"......(سید شمشاد حسین شاہ) ۱۵
- دوران حج جنایات کا ارتکاب اور کفارہ کی ادائیگی (بابو شفقت قریشی سہام) ۱۸
- حجاج کرام متوجہ ہوں..........(مولانا عاشق الٰہی بلند شہری) ۲۰
- بیوی اور شوہر کا حسن تعلق.......(بیگم سید اصغر حسین) ۲۱
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں (حکیم عابد مجید مدنی) ۲۳
- اخبار ختم نبوت ۲۵

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
(فون) ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان (فون) ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 / 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ مبز ریڈ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حادثات اور آفات‘ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہہ

گزشتہ چند دنوں سے پاکستان مستقل دہشت گردی کی زد میں ہے۔ ریلوے حادثات میں کافی افراد جاں بحق اور بے شمار زخمی ہوئے۔ ان حادثات نے پوری قوم کو خوف میں مبتلا کردیا ہے۔ ہمارے محترم جناب نواز شریف صاحب جب سے ملک پر بحیثیت حکمران آئے اس وقت سے کسی نہ کسی طرح ملک میں حادثات ہورہے ہیں‘ جناب نواز شریف اور ان کے حواری ان حادثات کو اپنے خلاف سازش سمجھتے ہیں۔ ان کے مخالفین ان حادثات کو ان کی نااہلی کی طرف منسوب کرتے ہیں‘ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دراصل یہ حادثات ان کے لئے ایک تنبیہہ اور قوم کے لئے ایک عذاب ہیں۔ جناب نواز شریف نے اسلام اور نفاذ شریعت کے نام پر لوگوں سے ووٹ حاصل کئے‘ قوم بے نظیر کی غیر شرعی حکومت اور اس کی لوٹ کھسوٹ سے تنگ آچکی تھی۔ اسلامی تشخص بگڑرہا تھا‘ نواز شریف نے اسلامی تشخص کا نعرہ بلند کیا‘ قوم کو نجات دلانے کا وعدہ کیا‘ قوم نے اسلام کے نام پر نواز شریف کو ووٹ دیئے (اگرچہ کہنے والے یہ کہنے سے نہیں رکتے کہ قوم نے کیا ووٹ دیئے؟ فرشتوں نے یا خفیہ ہاتھوں نے نواز شریف کے گلے میں بھاری مینڈیٹ اتار دیا) بہرحال آپ سروے کرائیں تو آپ کو ووٹ دینے والوں نے نہ مسلم لیگ کے منشور کو دیکھا اور نہ ہی امیدواروں کی اہلیت کو دیکھا اور نہ ہی کسی اور نعرے کی طرف توجہ دی بلکہ قوم مسلم لیگ کا منشور دیکھ لیتی تو کبھی بھی ووٹ نہ دیتی کیونکہ اس میں اسلام کا لفظ تک نہیں ہے۔ قوم نے صرف اور صرف نواز شریف کی جانب سے نفاذ شریعت کے وعدہ کی طرف دیکھا اور ووٹ دیئے۔ اب وعدہ کے مطابق نواز شریف کو چاہئے تھا کہ وہ اسلامی احکامات کو نافذ کرتے لیکن نواز شریف نے کوئی توجہ نہیں دی اور وعدہ خلافی کی‘ جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کا اعلان کیا‘ سودی نظام کو تحفظ دیا‘ قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی گئی‘ بعض ذرائع کے مطابق بعض اہم جگہوں پر قادیانیوں کو متعین کیا گیا۔ حالانکہ اس وقت نواز شریف کے لئے اتنے اچھے مواقع تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ملے۔ جناب نواز شریف نے اس طرف توجہ نہیں دی اس لئے بھاری اکثریت کے باوجود کسی نہ کسی صورت میں ملک بحران کا شکار رہا ہے اور پے در پے حادثات ہورہے ہیں۔ ہم واضح کردینا چاہتے ہیں کہ تمام تر غیر قانونی سرگرمیوں اور کسی صورت میں یہ آفات اور حادثات نہیں رکیں گے جب تک نواز شریف نفاذ اسلام کا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ پہلے مولانا فضل الرحمٰن نے تحریک چلانے کا اعلان کیا تو مخالفت کا طعنہ دیکر قوم کو بہلادیا۔ پھر قاضی صاحب میدان میں اترے تو اس کی بھی تاویل کرلی گئی‘ اب جناب عبدالستار خان نیازی بھی ”تنگ آمد بجنگ آمد“ کے مصداق میدان میں اترنے کے لئے پر تول رہے ہیں‘ نوابزادہ بمع اپنے عوامی اتحاد کے میدان میں لنگوٹ کس کر آگئے ہیں۔ بہرحال اکثر قوتیں نواز شریف کی مخالف ہوگئی ہیں۔ مہنگائی کا یہ عالم کہ غریب کے منہ سے آواز لقمہ تک نہیں جاسکتی‘ آئی ایم ایف اور دیگر ایجنسیوں کے لئے تمام شرائط تسلیم کرلی گئی ہیں‘ یہ سب کیا ہے؟ نواز شریف صاحب اسلام سے روگردانی کی سزا‘ آپ کو یقین نہ ہو تو آپ ملک کے غیر سیاسی مشائخ اور بزرگوں کو جمع کرکے پوچھ لیں۔ غیر جانبدار ہوکر غور کرلیں‘ پی آئی اے میں قادیانی اتنے مسلط ہوگئے کہ مسلمان ان کی مرضی کے بغیر اپنی پوسٹنگ تک نہیں کراسکتے‘ کوئی پائلٹ نہیں بن سکتا‘ جب تک قادیانی پاس نہ کرے‘ آرمی میں قادیانی مسلمان بن کر بڑے عہدوں پر ترقی کررہے ہیں۔ مردم شماری میں مسلمانوں کی فہرست میں نام لکھوا رہے ہیں‘ ادھر آپ کے دل میں اسلام کی محبت ختم ہوچکی ہے‘ اقتدار کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کی جارہی ہے‘ عذاب نہیں آئے گا تو کیا رحمت کے پھول برسیں گے؟ خدارا! سال بھر میں مدینہ منورہ اور بیت اللہ کے کئی چکر لگانے والے نواز شریف صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں کس منہ سے جاؤ گے؟ کب تک اسلام کے بہانے بناتے رہو گے؟ جنرل ضیاء الحق مرحوم اسی طرح بغیر اسلام کا نفاذ کئے چلے گئے اگر اسی طرح آپ بھی چلے گئے تو قوم معاف نہیں کرے گی‘ اور نہ ہی خدا معاف کرے گا۔ اس لئے وعدہ کے مطابق اسلامی نظام نافذ کرکے دین کے بارے میں کئے گئے وعدے کو پورا کرو‘ اور جمعہ کی چھٹی بحال کرو اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کو آئین کے دائرے تک محدود کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ (آمین)

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

قصور میں دفتر ختم نبوت پر حملہ

قصور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور رہنما پر قادیانیوں نے اچانک حملہ کردیا اور قتل کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی بروقت مداخلت کی وجہ سے وہ ان کو شہید کرنے میں ناکام ہوگئے' اخباری اطلاع کے مطابق مولانا قادیانیوں کے خلاف تقاریر کرتے تھے اور ان کی غیر آئینی سرگرمیوں کو عدالت میں چیلنج کرتے تھے' کبھی بھی انہوں نے قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا' بلکہ جب بھی قادیانی اشکال پیدا کرنے کے لئے کوئی غیر قانونی حرکت کرتے تو وہ لوگوں کو مشتعل کرنے کے بجائے عدالت کا رخ کرتے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنانے پر زور دیتے لیکن قادیانیوں کو یہ بھی برداشت نہیں تھا کہ کوئی ان کو قانون کا پابند بنانے کے لئے کہے اس لئے ہمیشہ قادیانی ان کی تاک میں رہتے۔ گزشتہ روز ان کو اکیلا پاکر چار قادیانی نوجوانوں نے ان پر حملہ کردیا۔ ایک ساتھی کے اچانک دیکھ لینے سے قادیانیوں کا یہ منصوبہ ناکام ہوگیا' اور وہ قادیانی گرفتار ہوئے۔ ایک اسلامی ملک میں یہ واقعہ اتنا سنگین ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ قادیانیوں کی اتنی جرات کہ وہ اکثریتی علاقے میں ایک مسلمان مبلغ کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کے تحمل کو داد دینی پڑتی ہے کہ باوجود اتنی سنگین حرکت کے اس نے تحمل کا مظاہرہ کیا اگر وہ چاہتے اور قانون کو ہاتھ میں لیتے تو مشتعل ہجوم کے سامنے چند قادیانیوں کا ختم ہوجانا کوئی مشکل نہیں تھا' لیکن انہوں نے صبرو تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اس صبرو تحمل کے مظاہرہ کو کمزوری پر محمول نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسلام کی دعوت اور عفوو درگذر کا معاملہ اور قانون کی پاسداری پر محمول کرنا چاہئے۔ اور مجرمین کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے تاکہ آئندہ کسی قادیانی کو ایسی جرات نہ ہو' ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ یہاں قانون کے حکمران نہیں بلکہ جو قانون کی طرف رجوع کرے اس کو کمزور سمجھا جاتا ہے اور انتظامیہ اس کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتی اور جو لوگ قانون کو ہاتھ میں لیکر توڑ پھوڑ کرتے ہیں اس سے انتظامیہ ڈرتی ہے۔ قادیانی پوری دنیا میں جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ پاکستان کو بدنام کرتے ہیں' خود پورے پاکستان میں مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں' مسلمانوں کی جائیداد پر قبضہ کرتے ہیں۔ ربوہ' سرگودھا اور بعض ایسے علاقوں میں جہاں قادیانیوں کی اکثریت ہے مسلمانوں کو آباد ہونے' تقریر کرنے نہیں دیتے۔ اگر کوئی قادیانی ربوہ میں مسلمان ہوجائے اس کو قتل کردیتے ہیں۔ اگر کوئی قادیانی مسلمان ہو اس کو زبردستی قادیانی بناتے ہیں' بڑی بڑی سیٹوں پر قبضہ کرتے ہیں' کسی محکمے میں قادیانی ہوں وہاں کسی مسلمان کو ٹکنے نہیں دیتے' سرکاری مراعات کا لالچ دیکر قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں' زبردستی اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتے ہیں' کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو غلط مفہوم میں آویزاں کرکے توہین کرتے ہیں' مسلمان اگر اس سے تنگ آکر عدالت میں جائیں' ایف آئی آر کٹوائیں تو پوری دنیا میں شور مچادیتے ہیں' قتل کرنے تک سے دریغ نہیں کرتے' مبلغ ختم نبوت پر حملہ تازہ مثال ہے۔ آپ اندرون سندھ شادی لارج' بدین کے علاقوں میں چلے جائیں' سرگودھا کے علاقے میں چلے جائیں آپ کو یہ مناظر عام ملیں گے۔ ہم ان سطور کے ذریعے مرزا طاہر سے پوچھنا چاہیں گے اور ایمنسٹی انٹرنیشنل پر واضح کرنا چاہیں گے کہ مسلمان مبلغین پر قاتلانہ حملے' مسلمانوں کو اپنے مذاہب کے بارے میں تقریر کرنے نہ دینا بنیادی حقوق کے منافی ہے یا نہیں؟ پاکستان میں مسلمانوں کو جینے نہیں دیا جارہا یا قادیانیوں کو؟ مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے یا قادیانیوں پر؟ مرزا غلام احمد قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک کی تاریخ اٹھالیں' کس کے افراد زیادہ شہید ہوئے' کتنے لوگوں کو زیادہ مارا گیا' کس علاقے میں قادیانیوں کو جانے پر پابندی عائد کی گئی' کتنے پر مقدمے چلے' امیر شریعت کو قادیان جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی' مسلمان مبلغوں پر ربوہ میں جانے کی اجازت نہیں' مسلمان مبلغ کو قادیان میں زخمی کیا گیا' تمام علماء مجلس تحفظ ختم نبوت کو جیلوں میں ڈالا گیا' قادیانیوں نے مسلمانوں کے گھروں کو جلایا' انگریزوں سے لیکر نواز شریف کی انتظامیہ تک قوانین کے باوجود مسلمانوں پر ظلم کیا گیا' قادیانیوں نے آئین کی دھجیاں بکھیریں ان کو تحفظ دیا گیا' کیا یہی انصاف ہے' یہی انسانی حقوق ہیں؟ کچھ تو شرم کریں' کب تک جھوٹے پروپیگنڈہ کے ذریعے غیر مسلموں کی حمایت سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہیں گے۔ یاد رکھیں حق کا بول بالا ہوگا' یہ تو ایک حملہ ہے اگر انگریزوں کے مظالم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں کو اس مشن سے نہیں روک سکے تو مرزا طاہر کے ان گرگٹوں کے قاتلانہ حملوں سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا مشن کیسے رکے گا؟ حکومت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر مجرموں کو عبرتناک سزا دے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قسط ۲

قادیانیت اور تحریفِ قرآن

مرزا صاحب:۔ الم یعلموا انه من یحاد داللہ ورسوله یدخله نارا خالدا فیها ذالک الخزی العظیم (حقیقت الوحی ص ۱۳۰)

"فان له نار جهنم" حذف کرکے اس کی جگہ "یدخله نارا" سے قرآن کی تصحیح کی گئی اور تصحیح شدہ آیت کا ترجمہ فرمادیا تاکہ آئندہ کوئی شخص قرآن میں "فان له نار جهنم" پڑھنے کی "غلطی" نہ کرے۔

قرآن:۔ و جاهدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللّٰہ (التوبہ ۴۱)

مرزا صاحب:۔ ان یجاهدوا فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسهم (جنگ مقدس ص ۹۳)

وجاهدوا کی جگہ ان یجاهدو کے بجائے هم اور فی سبیل اللّٰہ آخر کے بجائے درمیان میں لاکر پوری آیت ہی کو مسخ کرڈالا۔

قرآن:۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته (الحج ۵۲)

مرزا صاحب:۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته (ازالہ اوہام ص ۲۹۶' آئینہ کمالات ص ۲۳۰' ۲۱۷)

قرآنی لفظ "من قبلک" مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کے منافی تھا اس لئے اسے حذف کرکے بقول ان کے "قرآن کی غلطی نکال ڈالی" مگر یہ اصلاح تو اس وقت دی جبکہ موصوف بزعم خود "مسیح موعود" اور "نبی الزماں" کے منصب پر فائز ہوچکے تھے اور براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت چونکہ حضور کو اپنی "نبوت کا علم" نہیں ہوا' بلکہ اس وقت "محدث" کے منصب پر براجمان تھے' اس لئے براہین احمدیہ (ص ۲۴۸) میں آپ نے "ولا محدث" کے الفاظ بڑھا کر آیت یوں تحریر فرمائی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث اور قرآنی آیات کے ساتھ یہ گھناؤنا کھیل "الفضل" کے نزدیک تحریف نہیں بلکہ "کتابت کی غلطی" تفو! برتو...... اے چرخ گرداں تفو!

قرآن:۔ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (الحجر ۸۷)

مرزا صاحب:۔ انا اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (براہین احمدیہ ص ۳۰۶)

ولقد کی جگہ انا رکھ کر قرآن کی اصلاح فرمائی گئی۔

قرآن:۔ کل من علیها فان (الرحمان ۲۶)

مرزا صاحب:۔ کل شیئی فان (ازالہ اوہام ص ۱۳۶)

من علیها کا لفظ شاید مرزا صاحب کے نزدیک نامناسب تھا اسے شیئی سے بدل دیا۔

قرآن:۔ یا ایها الذین آمنوا ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیأتکم ویغفرلکم واللّٰہ ذوالفضل العظیم (الانفال ۲۹)

مرزا صاحب:۔ یا ایها الذین آمنوا ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عن سیأتکم ویجعل لکم نورا تمشون به (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵۵)

قرآن کریم کے خط کشیدہ الفاظ و یغفر لکم واللّٰہ ذوالفضل کی جگہ کسی دوسری آیت کا ٹکڑا و یجعل لکم نورا تمشون به یہاں ٹانک دیا اور "آئینہ کمالات اسلام" کے بجائے اپنے "کمالات مسیحیت" کا آئینہ ہر ذی فہم کے سامنے کردیا۔

قرآن:۔ ومن کان فی هذه اعمی (بنی اسرائیل ۷۲)

مرزا صاحب:۔ من کان فی هذه اعمی (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۷)

آیت کے شروع میں واؤ کا لفظ زائد پاکر اسے حذف کردیا۔

مندرجہ بالا تفصیل سے موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مثال نمبر (۲) میں ترتیب الٹنے پر مثال نمبر ۳ میں واؤ کے اضافے پر اور مثال نمبر ۱۴ میں واؤ کے حذف پر "سہو کتابت" کا عذر لنگ پیش کیا جاسکتا ہے' جبکہ یہ احتمال بھی قوی ہے کہ یہ مرزا صاحب کا "سہو مسیحیت" ہو اور غریب کاتب پر ناحق کا "احسان" دھرا گیا ہو' ان تین آیات کے علاوہ بقیہ آیات میں جو تحریفات کی گئی ہیں دنیا کی کوئی عدالت ان کی ذمہ داری کا بار کاتب کے سر نہیں ڈال سکتی' بلکہ یہ مرزا صاحب کی "مسیحائی" کا کرشمہ ہے' اور مرزائی امت نے اپنے نبی کی مسیحانہ تحریف کو بطور تبرک محفوظ رکھا ہے۔

اور یہ مرزا صاحب کی تحریف قرآن کا

صرف کا ایک پہلو ہے' اس کا دوسرا پہلو' جو اس سے بھی گھناؤنا ہے' یہ ہے کہ موصوف گرداسپور کے خالص پنجابی ہونے کے باوصف عربی' فارسی' اردو' انگریزی اور ہندی میں الہام سازی کا شغل بھی فرمایا کرتے تھے' اور کیونکہ حضور کی عربی تعلیم کچھ یوں ہی سی تھی اس لئے عربی الہامات بنانے کے لئے قرآن کریم کی مقدس آیات پر مشق مسیحیت فرمانے کے عادی تھے قرآن کریم کی آیت کے چند الفاظ میں حذف و ترمیم کرکے اصلاح فرمائی اور اس سے "الہام" کشید کرلیا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس کے ساتھ کسی دوسری زبان کے دو، فقرے بھی بڑے فیاضی سے ٹانک لئے جاتے۔

قرآنی آیات' اصلاح و ترمیم کے بعد مرزا صاحب کی مسیحی ٹکسال میں ڈھل کر کس طرح "الہام" کی شکل اختیار کرلیتی ہیں؟ اگر یہ ایمان سوز منظر دیکھنا ہو تو مرزا صاحب کی کتاب "حقیقت الوحی" صفحہ ۷۰ سے صفحہ ۱۰۰ تک ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ایسی ناپاک تحریف گزشتہ دور کے کسی دجال کو نہیں سوجھی ہوگی اس کا ایک نمونہ یہاں درج کیا جاتا ہے' پڑھئے اور مرزا صاحب کے تلاعب بالقرآن پر ایمانی غیرت کو ٹٹولئے' اور کسی حافظ سے دریافت فرمائیے کہ اصل آیات کیا تھیں جن کی قطع برید کرکے مرزا صاحب نے الہام سازی فرمائی ہے:

"واذ یمکربک الذی کفر' اوقدلی یاھامان' لعلی اطلع علی الٰہ موسیٰ وانی لا ظنہ من الکاذبین تبت یدا ابی لھب وتب' ماکان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا وما اصابک فمن اللّٰہ الفتنۃ ھھنا' فاصبر کما صبر اولوالعزم۔" (حقیقت الوحی ۸۱)

اسی کتاب کے صفحہ ۹۹ سے ایک اور نمونہ دیکھئے جس میں قرآن کریم کی آیات میں اردو' فارسی' اور جاہلی عربی کا پیوند لگا کر گلیم الہام تیار کی گئی ہے:

"ادعونی استجب لکم" دست تو دعائے تو ترحم از خدا' زلزلہ کا دھکا' عفت الدیار محلھا ومقامھا' تتبعھا الرادفۃ' پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔" الخ

مدیر الفضل مرزا صاحب کے ہاتھ متاع ایمان تو فروخت کر ہی چکے ہیں' اس لئے انہیں ایمان و اسلام کا واسطہ دینا تو لغو ہے' لیکن ان کے دل میں انصاف و دیانت کی کوئی رمق اگر باقی ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ فرض کیجئے مرزا صاحب کا قصہ درمیان میں نہ ہوتا اور کوئی دوسرا "مراقی بازیگر" اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کے ساتھ یہی کھیل کھیلتا تو زندیق یا مجنون کے سوا لغت میں تیرا لفظ کونسا ہے جو آپ اس کے لئے استعمال کرتے؟ اب انصاف کے دوسرے زینہ پر قدم رکھئے اور فرمایئے کہ جو لوگ آپ کے "مراقی مسیح" کو جھوٹا سمجھتے ہیں' اگر وہ مرزا صاحب کے اس تلعب کو تحریف قرار دیکر اس کے انسداد کا اسلامی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں تو کیا ان کا موقف صرف اس لئے "فتنہ انگیزی" ہے کہ اس سے "الفضل برادری" کے سارے کارخانہ کے بند ہوجانے کا اندیشہ ہے؟ خدا کا غضب یہ کیا اندھیرا ہے کہ "مسیحیت" کی اوٹ میں آیات الٰہی سے گھناؤنا کھیل کھیلنا "فتنہ انگیزی" نہیں' اور اگر کسی دل جلے مسلمان کی غیرت ذرا انگڑائی لیکر احتجاج کی شکل میں ڈھل جاتی ہے تو "قصر خلافت ربوہ" سے فتنہ انگیزی' فتنہ انگیزی کے نقارے پٹ جاتے ہیں اگر مرزا صاحب یا کسی دوسرے صاحب نے یہ حرکت کسی خلیفہ راشد کے زمانہ میں کی ہوتی تو واللہ اعلم وہ اسی سلوک کا مستحق ہوتا جو "مسیلمہ کذاب" اور "اسود عنسی" سے کیا گیا۔ یہ انگریز بہادر کی اندھیر نگری تھی جس میں مسیحیت و نبوت کے کھوٹے سکے چلتے رہے' حضرت خاتم النبیین ﷺ سے مساوات و برتری کے دعوے ہوتے رہے اور انبیاء علیہم السلام کی توہین و تذلیل کو "کارنامہ نبوت" کی حیثیت دی گئی........ "الفضل" برادری کو مطمئن رہنا چاہئے کہ تقسیم کے بعد ہم ایسے نام نہاد عاشقان رسول اور محبان قرآن کی غیرت و حمیت کو سانپ سونگھ گیا ہے' ان کی دینی حس کا سارا اثاثہ بت عشوہ گر سیاست کی نذر ہوچکا ہے' ان کا ضمیر اغراض و مصالح کی قربان گاہ کی بھینٹ چڑھ چکا ہی' ورنہ خدا کی قسم اس ملک میں...... ہاں اسی پاک ملک میں جو قرآن اٹھا اٹھا کر اور رسول ﷺ کے نام کا واسطہ دے دے کر ہم نے حاصل کیا تھا۔ قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ یہ تلعب یہ کھیل' یہ تماشہ اور بازیگری نہ ہوتی' قطعاً" نہ ہوتی' ہرگز نہ ہوتی' اگر مسلمانوں کا ضمیر و بخت دونوں آسودہ خواب اور راہی عدم نہ ہوجاتے...... کفر کو خوش ہونا چاہئے کہ اسلام خود اپنے گھر میں کسمپرسی اور غربت کے عالم میں ہے۔

بہرحال مرزا صاحب نے قرآن کی لفظی تحریف تو پھر بھی بڑے حزم او احتیاط کے ساتھ کی ہے' اور بہت سوچ سوچ کر اس وادی پرخار میں قدم رکھا ہے؟ کیونکہ لفظی تحریف کا ہاتھی میسحیت کے تنگ دروازے سے بمشکل گزر سکتا تھا' اور الفاظ قرآن میں خیانت کی چوری مسلمانوں کا ہفت سالہ بچہ بھی پکڑ سکتا تھا اس لئے مرزا صاحب کی تحریری جوہر اور "مسیحی کمالات" قرآن کی تحریف معنوی میں خوب خوب کھلے' مرزا صاحب نے "تخت مسیحیت" پر جلوہ افروز ہوکر سب سے پہلے تو اپنے نیازمندوں سے "قرآن کی آخری اتھارٹی" کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا' جس کا مطلب یہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام' تابعین عظام' ائمہ دین اور پوری امت اسلامیہ کی تفسیر ایک طرف اور

مرزا صاحب کی ارشاد فرمودہ تفسیر دوسری طرف ہو تو حق وہی ہے جو مرزا صاحب فرمائیں' کیونکہ ان کی تشریف آوری کا مقصد ہی بقول ان کے " قرآن کی ان غلطیوں کا نکالنا تھا جو تفسیروں سے پیدا ہوگئی تھیں" مرزا صاحب کے نیاز مندوں نے بھی انہیں یہ منصب عطا کرنے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا' بلکہ مرزا صاحب کی ہربات پر آمنا و صدقنا کے خزانے پوری فیاضی سے لٹائے' مرزا صاحب نے دن کو رات یا رات کو دن کہا تو "نیاز کیشان مسیح موعود" نے سچ ہے "او" بجا فرمایا کا غلغلہ بلند کیا' اس کی ایک مثال کی طرف اوپر اشارہ کرچکا ہوں کیا دنیا کا کوئی دیوانہ ایسا ہوگا جو نہ جانتا ہو کہ قرآن پنجاب میں نہیں بلکہ عرب میں نازل ہوا ہے' مگر مرزا صاحب "حلقہ بگوشان مسیح" سے فرمایا کہ بتاؤ! قرآن کہاں نازل ہوا؟ عرض کیا "اللہ و رسولہ اعلم" ارشاد ہوا انا انزلناہ قریبا" من القادیان' وبالحق انزلنا وبالحق نزل ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے' اور وہ عین ضرورت کے وقت اتارا ہے اور ضرورت کے وقت اترا ہے۔ فدایان مسیح موعود یک زبان بولے صدق اللہ ورسولہ مرزا صاحب کی یہ "وحی" ان کی تصنیف لطیف حقیقت الوحی کے صفحہ ۸۸ پر درج ہے' اور عین القوسین کا ترجمہ بھی خود مرزا صاحب کے قلم معجز رقم سے نکلا ہے۔ "مسیح پنجاب" کے حواریوں نے جب بقائمی عقل و خرد "وحی الہی" کی روشنی میں دن کو رات اور قرآن کو قادیان کے قریب نازل شدہ تسلیم کرلیا تو اس کے بعد اور کیا رہ جاتا تھا' چنانچہ اپنے نیاز مندوں کی دانشمندی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزا صاحب نے دین میں الف سے یا تک انقلاب عظیم پیدا کردیا' دین کے تمام مسلمہ حقائق اور قطعی عقائد' جن پر مسلمانوں کا ایمان ہے' مسیح موعود کی کرشمہ سازی کی نذر ہوگئے' نوبت بایں جا رسید کہ مسلمانوں کا خدا' خدا نہ رہا اور رسول' رسول نہ رہا' چنانچہ مرزائیوں کے مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ المسیح الثانی اپنے والد محترم کا دو ٹوک فیصلہ کرتے ہیں:

" حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور' ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور' ہمارا حج اور ہے ان کا حج اور' اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔" (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء)

" آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) فرمایا اللہ تعالی کی ذات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے ہمیں اختلاف ہے۔" (۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

اس اجمال کی تفصیل تو کسی دوسری فرصت میں کی جائے گی کہ مرزا صاحب نے اسلام کے آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن حقائق کو کس بیدردی سے جھٹلایا' یہاں ہم موضوع سخن کی رعایت سے ان سینکڑوں آیات میں سے چند آیات بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ جن پر مرزا صاحب کی مسیحی تحریف نے مشق ناز فرما کر خون دو عالم اپنے نیاز کیش مریدوں کی گردن پر رکھا ہے۔

(باقی آئندہ)

حاجیوں کی بارات

مولانا محمد سلمان منصور پوری

ہماری دین سے ناواقفیت' جہالت' اور عبادات کی اہمیت سے غفلت کی وجہ سے دین کے نام پر بہت سی غلط اور نامناسب باتیں ہمارے معاشرہ میں جگہ پاتی جارہی ہیں۔ انہی میں سے ایک نہایت قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے فضل سے حج بیت اللہ کا ارادہ کرتے ہیں ان کے الوداع اور استقبال میں ایسے منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مثلاً" حاجی کو دولہا کی طرح پھولوں سے سجادینا' اس کی بارات بناکر باقاعدہ مردوں عورتوں اور بچوں کو کئی کئی بسوں اور گاڑیوں میں بھر کر ایئرپورٹ چھوڑنے جانا' پھر ان سب مناظر کی ویڈیو فلم بنانا' نیز جانے سے پہلی گھروں میں قوالیوں کی مجلسیں سجانا' پورے خاندان کی دعوتیں کرنا اور اس کے لئے طرح طرح کی فضول خرچیاں کرنا وغیرہ۔ یہ سب رسم و رواج اب روز بروز بڑھتے جارہے ہیں۔ حج کے ایام میں دلی اور بمبئی کے ایئرپورٹ پر مردوں عورتوں کے اختلاط کے وہ بے حیائی کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ افسوس کا مقام ہے کہ جو مسافر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے احرام باندھ کر بارگاہ خداوندی میں حاضری کا ارادہ کررہا ہے۔ خود اسے اس بات کا احساس نہیں کہ جب وہ ان دانستہ گناہوں کا بوجھ لیکر عالم الغیب والشہادہ کے دربار میں جائے گا تو کیا منہ دکھائے گا؟ یاد رکھئے اگر عازم حج خود نہ چاہے تو اس کے نام پر یہ گناہ ہرگز نہیں ہوسکتے۔ کتنے اللہ کے ایسے بندے ہیں جو نہایت خاموشی اور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ حج کو جاتے ہیں۔ نہ ان کے جانے کا اہتمام ہوتا ہے نہ آنے کی بارات لگتی ہے۔ یہ سارا اہتمام اس کم فہم حاجی کی ایماء پر ہوتا ہے جو نام و نمود اور سستی شہرت کے حصول اور تماش بینوں کی تفریح کے لئے اپنا روپیہ پانی کی طرح بہاتا ہے۔ جبکہ حج کی اصل روح نام و نمود سے اجتناب اور اطاعت خداوندی کے رنگ میں بالکل رنگین ہو جانا ہے۔

باقی صفحہ ۱۷ پر

نور محمد قریشی' ایڈووکیٹ

قادیانی اُمّت اور پاکستان

میں ابتدائی عمر سے ہی نوائے وقت کا قاری ہوں اگر کبھی کسی وجہ سے نہ ملے تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اخبار کا مطالعہ کیا ہی نہیں "نوائے وقت" سے بیگانگی کا مختصر سا دور وہی ہے جو مجید نظامی صاحب کا "ندائے ملت" سے وابستگی کا عرصہ ہے۔

اصغر علی گھرال صاحب کے مضامین بھی باقاعدگی سے دیکھنے کو ملتے ہیں ماشاء اللہ بہت اچھا لکھتے ہیں بلکہ میں تو ان کا "خط وط" بھی ضرور پڑھتا ہوں اور بالعموم میں نے خود کو گھرال صاحب کے نقطہ نظر سے متفق ہی پایا ہے۔ پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ ان کا مضمون جو ۱۲ جنوری کے نوائے وقت میں .... اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔" کے عنوان سے شائع ہوا ہے' سے اتفاق کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جو بات مجید نظامی صاحب کو یا میرے جیسے عام مسلمان کو سمجھ آرہی ہو وہ گھرال صاحب کو سمجھ نہ آئے۔ اور شیر کاوس جی کو سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو قابل فہم ہے کیونکہ جو شخص "آگ" میں الوہیت تلاش کرتا ہو جبکہ "آگ" خود کو روشن رکھنے کے لئے ایندھن اور چقماق یا ماچس کی محتاج ہو اس کو قادیانی مسئلہ سمجھ نہ آئے تو اس کا کیا قصور۔ یقیناً" گھرال صاحب کی بھی کوئی ذہنی الجھن ہوگی جو ان کو قادیانی مسئلہ سمجھ نہیں آرہا۔

میری شعوری عمر بھی اتنی ہی ہے جتنی پاکستان کی۔ میرے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ ہی فیاضانہ سلوک کیا جاتا رہا ہے پاکستان میں نئی اقلیتیں آباد ہیں مثلاً "پارسی' ہندو' بدھ' بہائی ہیں اور عیسائی تو بہت ہی فیورٹ اقلیت ہیں۔ کسی اقلیت کو کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی کہ اس کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک کیا جارہا ہے۔ اس معاملہ میں پاکستان بہت عمدہ ریکارڈ رکھتا ہے پھر آخر کوئی وجہ تو ہے کہ یہ شکایت صرف قادیانی اقلیت کو ہے کہ اس کے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے۔

پاکستان میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے کہ جو پیشہ چاہے اختیار کرے کوئی رکاوٹ نہیں۔ اس ملک میں ڈاکٹر' وکیل' انجینئر' ماہر تعلیم' صحافی' بڑھئی' لوہار' کسان' موچی' نائی سب ہی اپنے پیشوں میں بغیر کسی رکاوٹ کے مصروف ہیں۔ لیکن شکایت ہے تو "ڈاکو" کو ہے کہ جب بھی وہ ڈاکہ ڈالتا ہے پولیس اس کے پیچھے لگ جاتی ہے اور وہ شور مچاتا ہے کہ میرے بنیادی انسانی حقوق غصب کئے جارہے ہیں۔ میرے پیشہ ورانہ فرائض میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔ قادیانی امت کا معاملہ بھی بالکل اس کے مماثل ہے۔

ہندوستان میں مسلمان اپنی بداعمالیوں کے نتیجے میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے غلام ہوگئے لیکن ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے آزادی اور مغل بادشاہ کا اقتدار بحال کرنے کی کوشش کی' اس تحریک آزادی کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی کے والد (جو قادیان کے متمول زمیندار تھے) نے مغل ہونے کے باوجود مغل بادشاہ سے غداری کر کے صلیب پرست انگریزوں کا ساتھ دیا اور مرزا غلام احمد کو اس غداری پر عمر بھر فخر بھی رہا۔ ذرا تصور کیجئے اگر وہ تحریک آزادی کامیاب ہو جاتی تو آج پورے برصغیر پر حکمرانی مغل بادشاہ کی ہوتی خواہ برطانیہ کے بادشاہ کی طرح صرف نام کا بادشاہ ہی ہوتا۔ اس تحریک آزادی کی قیادت مسلمان علماء کے ہاتھ میں تھی چنانچہ جب یہ تحریک ناکام ہوئی تو علماء کی کثیر تعداد نے پھانسی پائی اور بقیہ کو حبس دوام بعبور دریائے شور (کالا پانی) کی سزا ہوگئی مسلمان علماء کو میدان میں نہ پاکر عیسائی مبلغین نے جارحانہ انداز میں اسلام پر حملے شروع کردیئے اسی دور میں ہندوؤں میں بھی سناتن دھرم اور آریہ سماج جیسی تحریکیں منظم ہوئیں اور ان کا رخ بھی اسلام کی طرف تھا اس موقع پر میدان خالی ہونے کی وجہ سے مرزا غلام احمد نے اسلام کے دفاع کا اعلان کردیا۔ قطع نظر اس کے کہ مرزا غلام احمد میں اسلام کا دفاع کرنے کی اہلیت تھی یا نہیں؟ مسلمانوں میں ان کی بہت پذیرائی ہوئی کیونکہ خانہ خالی را دیوے گیرد۔

مرزا غلام احمد نے آغاز میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کے دفاع اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مامور کیا ہے۔ یہ اعلان قابل اعتراض بھی نہیں تھا کیونکہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے دفاع اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مامور ہے لیکن مرزا صاحب کی ماموریت جو مصلح سے شروع ہوئی ترقی کرتے کرتے مکمل نبوت پر بلکہ افضل انبیاء پر ختم ہوئی۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا اور صدیق اکبرؓ و دیگر صحابہ کرامؓ کی پیروی کرتے ہوئے کسی مدعی نبوت سے کبھی یہ سوال بھی نہیں پوچھا کہ اس کی نبوت حقیقی ہے' غیر حقیقی ہے' ظلی ہے' بروزی ہے کیونکہ مسلمانوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے میں کبھی شک نہیں رہا اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک نہیں رہا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو یقین ہے کہ اگر ظلی' بروزی خدا نہیں ہوسکتا تو کوئی ظلی' بروزی مصطفیٰ بھی نہیں ہوسکتا۔

مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت پر مسلمان صبر کرنے پر مجبور تھے کیونکہ سیاسی اقتدار سے محروم تھے' اقتدار انگریزوں کے پاس تھا اور صلیب پرست انگریزوں کی چاپلوسی مرزا صاحب کا وظیفہ حیات' مرزا غلام احمد کا اپنا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے صلیب پرست انگریزوں کی تعریف میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔

اگر مرزا غلام احمد صرف دعویٰ نبوت پر اکتفا کرتا تو مسلمان قادیانی امت کو اسی طرح نظر انداز کردیتے جس طرح انہوں نے بہائیوں کو نظر انداز کیا ہوا ہے' بہاء اللہ نے جب دعویٰ نبوت کیا تو اس نے یہ اعلان بھی کردیا کہ اس کا اسلام یا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بہائیوں نے اپنی مذہبی اصطلاحات بھی نئی وضع کیں طریق عبادت بھی تبدیل کیا اور اپنی عبادت گاہوں کا نام بھی نیا رکھا۔ یہ ایک منطقی طرز عمل ہے' مرزا غلام احمد نے بالکل انوکھا کام کیا' مرزا غلام احمد نے نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ یہ دعویٰ کیا کہ اس کا وجود محمد رسول اللہ کا وجود ہے ملاحظہ کیجئے:

"مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت "خاتم النبیین" تھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے' اور مجھے آنحضرت کا وجود ہی قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد کی نبوت تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد ہی نبی رہا۔ نہ کوئی اور یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا.......... مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان میں نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔" (ایک غلطی کا ازالہ از مرزا غلام احمد)

قادیانی امت کے نزدیک مرزا غلام احمد نبی اکرم ﷺ سے بھی آگے بڑھ گئے۔ ملاحظہ فرمایئے:

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔" (خطبہ الہامیہ از مرزا غلام احمد)

اور یہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
(پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۱۶)

مرزا غلام احمد نے خود کو محمد رسول اللہ ﷺ کا دوسرا جنم قرار دینے کے بعد اور خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دینے کے بعد اپنے مذہب کا نام تو اسلام رکھ لیا اپنی امت کو مسلمان قرار دے دیا اور مسلمانوں کی جملہ مذہبی اصطلاحات اور طریق عبادت پر قبضہ کرکے تمام مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرکے کافر قرار دیدیا گویا ہم مسلمان اپنے مذہب کے لئے اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تلاش کریں اور اپنے لئے نئی مذہبی اصطلاحات وضع کریں۔ اس لئے جب ایک قادیانی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھتا یا پڑھتا ہے تو وہ یہ گواہی نہیں دے رہا ہوتا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں بلکہ درحقیقت یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد اللہ کے رسول ہیں جو کرنا ہے کرلو۔ اصغر علی گھرال صاحب کا فرمانا درست

ہے کہ "کسی غیر مسلم کو بھی رب العالمین" کی وحدانیت اور "رحمت للعالمین" محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرنے سے نہیں روکا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک قادیانی جب کلمہ طیبہ پڑھتا یا لکھتا ہے تو وہ محمد رسول اللہ کی نبوت و رسالت تسلیم نہیں کررہا ہوتا بلکہ اس کے پردے میں مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت تسلیم کروا رہا ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں...... اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیساکہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمہ الفضل از صاحبزادہ بشیر احمد)

حقیقت یہ ہے کہ اگر قادیانی امت مرزا غلام احمد کے لئے کوئی نیا کلمہ پنجابی یا اردو زبان میں وضع کرلیتی اور اسکے بعد قادیانی امت کا کوئی فرد کلمہ طیبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ کی رسالت کا اقرار کرتا تو ہم مسلمانوں کو یقیناً" اس سے از حد خوشی ہوتی جس طرح کسی بھی دوسرے غیر مسلم کے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہونے سے ہوتی ہے۔ لیکن یہی کلمہ جب ایک قادیانی پڑھتا یا لکھتا ہے تو خون کھول اٹھتا ہے۔ آخر قادیانی امت نے اپنے لئے جب نئی نبوت وضع کی ہے تو اپنے لئے نیا کلمہ بھی وضع کرلے یہی معاملہ "السلام علیکم" کا ہے۔ مسلمان جب بھی کسی غیر مسلم سے ملتا ہے تو اسے "آداب عرض" سے خطاب کرتا ہے۔ قادیانی امت بھی "السلام علیکم" کی جگہ کوئی دوسری اصطلاح وضع کرلیتی تو مسلمانوں کو اس پر کیا اعتراض ہوسکتا تھا۔ مثلاً "مرزا غلام احمد اپنی امت سے کہہ سکتے تھے کہ جب ایک دوسرے سے ملا کرو تو ایک دوسرے کو "جی آیا نوں" کہا کرو۔ اس کے بعد اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان سے ملتے ہوئے اسے "السلام علیکم" کہتا تو کسی کو اس کے "السلام علیکم" کہنے پر اعتراض نہ ہوتا۔ اسماعیلی بھی جب کسی مسلمان سے ملتے ہیں تو اسے "السلام علیکم" کہہ دیتے ہیں لیکن جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو "یا علی مدد" سے آغاز کلام کرتے ہیں۔ جب ایک قادیانی "السلام علیکم" کہتا ہے تو وہ درحقیقت یہ اعلان کررہا ہوتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کافر ہیں کیونکہ ایک قادیانی کے نزدیک:

"کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت از مرزا بشیر الدین محمود احمد)

رہا یہ سوال کہ اگر ملکہ الزبتھ صدر مملکت کو السلام علیکم کہہ دیں تو کیا انہیں گرفتار کرلیا جائے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ ملکہ الزبتھ اگر کسی مسلمان سربراہ مملکت کو "السلام علیکم" کہے گی تو اس کی نیت ہرگز یہ نہیں ہوگی کہ "میں مسلمان ہوں تم کافر ہو" ملکہ کی نیت صرف دلجوئی کی ہوگی جس طرح ہم کسی عیسائی کو گڈ مارننگ کہہ دیتے ہیں لیکن ملکہ الزبتھ جب کسی عیسائی سربراہ سے ملے گی تو کیا اسے بھی "السلام علیکم" کہے گی؟ اگر قادیانی امت اپنے لئے کوئی اصطلاح وضع کرلیتی مثلاً "جب ایک قادیانی کسی دوسرے قادیانی سے ملتا تو اسے کہتا "جی آیاں نوں" جواب بھی اسے یہی ملتا اور اس کے بعد جب کسی مسلمان کو ملتے ہوئے "السلام علیکم" سے مخاطب کرتا تو یقیناً" کسی مسلمان کو بھی اس پر اعتراض نہ ہوتا۔

اصغر علی گھرال صاحب نے ہم مسلمانوں کے طرز عمل کو قدیم دور کے برہمنوں سے مشابہ قرار دیا ہے میں حیران ہوں کہ ان کو کیا کہوں؟ برہمنوں نے شودروں کے لئے ویدوں کا پڑھنا اور سننا قطعاً" ممنوع قرار دیا ہوا تھا۔ کیا مسلمانوں نے بھی غیر مسلموں کے قرآن مجید اور احادیث کی کتب پڑھنے پر پابندی لگا رکھی ہے "کیا بھی کسی مسلمان نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے قرآن مجید کا ترجمہ کیوں کیا ہے یا مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیوں کیا ہے؟ کیا گھرال صاحب کو واقعی یہ معلوم نہیں کہ مسلمانوں کو قادیانی امت سے کیا شکایت ہے؟ معلوم نہیں گھرال صاحب کی سمجھ انی کا کیا عالم ہے اس لئے مجبوراً" ایک ثقیل مثال سے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں:

فرض کریں کہ ایک شخص جس کا نام ہم "زید" فرض کرلیتے ہیں صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور چیف جسٹس پاکستان کی کسی نہ کسی طرح حمایت حاصل کرلیتا ہے اور اس کے بعد اپنا نام اصغر علی گھرال رکھ لیتا ہے اور صدر، وزیر اعظم اور چیف جسٹس کی حمایت سے اصغر گھرال کے گھر پر اور بیوی پر قبضہ کرلیتا ہے اور اصغر علی گھرال صاحب سے کہتا ہے کہ تم تو نقلی اصغر علی گھرال ہو۔ اصلی گھرال تو میں ہوں لہذا تمہارے مکان پر اور تمہاری بیوی پر حق ملکیت میرا ہے تو اصغر علی گھرال صاحب کو کیسا محسوس ہوگا؟ اب اس کے بعد اصغر علی گھرال صاحب

جب صدر مملکت' وزیر اعظم اور چیف جسٹس کے پاس جاتے ہیں تو سنتا کوئی نہیں لیکن زمانہ بدل جاتا ہے۔ نیا صدر مملکت نیا وزیر اعظم اور نیا چیف جسٹس آجاتا ہے۔ اب اصغر علی گھرال صاحب اپنی فریاد لیکر اس کے پاس جاتے ہیں وہ ان کی داد رسی کردیتے ہیں تو نقلی اصغر علی گھرال شور مچاتا ہے کہ ظلم ہوگیا۔ میرے انسانی حقوق غصب ہوگئے' مجھے یہ حق نہیں دیا جارہا کہ میں اپنا نام جو چاہوں رکھوں اور جس عورت کو چاہوں اپنی بیوی بنالوں تو ایسی صورت میں کیا واقعی نقلی اصغر علی گھرال صاحب کو مظلوم قرار دیا جائے گا؟

اب ہوا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے صلیب پرست انگریز حکمرانوں کی خوشامد کرکے' ان کے لئے جاسوسی کرکے اور ان کی خدمت کرکے ان کی حمایت حاصل کرلی اور ان کے زیر سایہ اسی طرح (قادیانی امت) نے مسلمانوں کے مذہب کے نام' مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات اور مسلمانوں کے طریق عبادت پر قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کو کافر قرار دے دیا۔ مسلمانوں نے اس پر فریاد کی تو ان کی سنوائی نہ ہوئی' زمانہ بدل گیا' پاکستان میں مسلمانوں کی اپنی حکومت آگئی تو مسلمانوں نے اس قبضہ گروپ سے قبضہ چھڑانے کی جدوجہد کی جو بالآخر کامیاب ہوئی تو وہ شور مچاتے ہیں کہ ہمارے لئے اذان دینے پر پابندی ہے' عبادت گاہ کو مسجد کا نام دینے پر پابندی ہے' ہمارے کلمہ پڑھنے اور لکھنے پر پابندی ہے' وغیرہ وغیرہ اور اس طرح ہمارے انسانی حقوق غصب کرلئے گئے ہیں اور اس سر میں قادیانیوں کے تل ابیب' لندن' واشنگٹن اور دہلی میں بیٹھے ہوئے سرپرست بھی سرہلادیتے ہیں پاکستان کے اندر اصغر علی گھرال صاحب جیسے سادہ لوح بھی وہی راگنی چھیڑ دیتے ہیں تو اس پر صرف یہی کہا جاسکتا ہے۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
سبھی اس کی زلف کے اسیر ہوئے

اگر ایک شخص یہ دعویٰ کردے کہ وہ پاکستان کا ظلی وزیر اعظم ہے اور وزیر اعظم کے تمام اختیارات اس کے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں یا یہ دعویٰ کردے کہ وہ پاکستان کا ظلی چیف جسٹس ہے اور چیف جسٹس پاکستان کے تمام اختیارات اسے حاصل ہیں اور جو شخص اس کا حکم نہیں مانے گا وہ پاکستان کا باغی ہوگا۔ تو ایسے شخص کا ٹھکانا جیل ہوگا یا شفاخانہ امراض دماغی۔ لیکن کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ مسلمانوں کے غدار خاندان کا ایک فرد اور صلیب پرست انگریزوں کی سیالکوٹ ضلع کچہری کا ایک تنخواہ دار اہل کار یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ظلی طور پر محمد رسول اللہ کا دوسرا جنم ہے اور محمد رسول اللہ کے تمام اختیارات اسے حاصل ہیں۔ اس کی بیوی ام المومنین ہے' اس پر ایمان لانے والے اصحاب رسول ہیں اور اس کا شہر حرم ہے اور جب ۱۹۸۴ء میں اس ظلم کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو کچھ مفلوج عقل کے لوگ اسے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں۔ کیا وہ ہستی جو وجہ تخلیق کائنات اور سید ولد آدم ہے کی حیثیت اتنی بھی نہیں جتنی کہ وزیر اعظم یا چیف جسٹس آف پاکستان کی ہے؟ استغفراللہ سو بار استغفراللہ

یہ واقعی ایک الجھی ہوئی صورتحال ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں کہ وہ مسلمان جو ہمیشہ کلمہ طیبہ کی سربلندی کے لئے سرکٹاتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کٹاتے رہیں گے۔ کلمہ طیبہ لکھے ہوئے کو مٹانے اور کلمہ کے منکر اتارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن اصغر علی گھرال صاحب کو علم ہونا چاہئے کہ اگر کوئی بدبخت کلمہ طیبہ کو بیت الخلاء میں لکھ دے یا شراب کی دکان کے دروازے پر لکھ دے یا کسی بت کدے کے دروازے پر لکھ دے کہ لوگ اسے مسجد سمجھ لیں تو ایسے تمام مقامات پر کلمہ طیبہ کے لکھے ہوئے کو مٹانا اور اس کے لئے سرکٹانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ کلمہ طیبہ کی سربلندی کے لئے سرکٹانا ضروری ہے۔ ایک غیر مسلم جس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ غیر مسلم ہے اپنی گاڑی پر کلمہ طیبہ کا اسٹیکر لگا کر حدود حرم میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو نہ صرف یہ کہ اس کی گاڑی سے کلمہ طیبہ کا اسٹیکر اتارنا ضروری ہے بلکہ اسے سزا دینا بھی ضروری ہے۔ اگر میں صابن بناکر "لکس" کے نام سے فروخت کرنا شروع کردوں تو مجھے سزا ہوجائے گی لیکن ایک شخص نے ایک جعلی مذہب "اسلام" کے نام سے پیش کردیا ہے اور گھرال صاحب کی فرمائش ہے کہ اسے قبول کرلیا جائے ورنہ پاکستان بدنام ہوجائے گا۔

گھرال صاحب کی یہ بھی غلط فہمی ہے کہ قادیانی امت پاکستان کی وفادار ہے۔ قادیانی امت کی بنیادی وفاداری اپنے خلیفہ سے ہے۔ گھرال صاحب اطمینان کرنا چاہیں تو علامہ اقبال مرحوم سے دریافت کرلیں کہ کشمیر کمیٹی میں قادیانیوں کی کارگزاری کیا تھی اور جسٹس منیر مرحوم سے بھی دریافت کریں کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی وکالت کرتے ہوئے چوہدری ظفراللہ نے ضلع گورداسپور کو (جو پاکستان میں شامل ہوچکا تھا) کس طرح ہندوستان میں شامل کروایا۔ سلطنت عثمانیہ کی تخریب کے لئے بھی لارنس آف عربیا کو عملہ قادیان سے ہی مہیا کیا گیا تھا۔ گھرال صاحب خود آنکھیں بند کرلیں تو انہیں کون کھول سکتا ہے؟

اصغر علی گھرال صاحب اس معاملہ میں پاکستان کی بدنامی کی فکر نہ کریں' کیا ہم غازی علم الدین شہید کے طرز عمل کی اس لئے مذمت شروع کردیں کہ ایسا کرنے سے پاکستان کو ایک

باقی صفحہ ۱۷ پر

ارشاد احمد حقانی

میرا انٹرویو اور ائر مارشل ظفر احمد چوہدری کا اعتراض

میرے انٹرویو پر موصول ہونے والا دوسرا خط ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری صاحب کا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

مکرم و محترم ارشاد احمد حقانی صاحب!

سلام مسنون

امید ہے آپ ہر طرح سے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نافع وجود کو تا دیر قائم رکھے۔ آمین

۲۷ اگست کے "جنگ" میں آپ نے لکھا ہے "قائد اعظم نے........ ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ شامل کیا' وہ قادیانی تھے۔ انہوں نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا حالانکہ وہ وہاں موجود تھے۔ جب جنازہ ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ ظفر اللہ صاحب آپ نے جنازہ نہیں پڑھا' تو پتہ ہے انہوں کیا جواب دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یا تو آپ یہ سمجھ لیں کہ ایک کافر نے ایک مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھایا یوں سمجھ لیں کہ ایک کافر کا جنازہ ایک مسلمان نے نہیں پڑھا۔ انہوں نے اسی وقت بات صاف اور واضح کر دی۔"

گزارش ہے کہ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ چوہدری ظفر اللہ صاحب کے اس مفروضہ بیان کا کیا ثبوت ہے اور آپ نے اس کی تصدیق کیسے کی۔ قرائن سے یہ کسی معاند کی ذہنی اختراع معلوم ہوتی ہے۔ آپ کو یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد ہو گی کہ جس میں حضور نے سنی سنائی بات کو بغیر تصدیق کے بیان کر دینے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ منیر انکوائری کمیشن کی رپورٹ کہتی ہے کہ جب انہوں نے چوہدری صاحب سے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا "نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر' مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے' اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔" انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جنازہ نہ پڑھنے کی یہ وجہ تھی کہ وہ نعوذباللہ قائد اعظم کو کافر سمجھتے تھے۔ ان کا جواب جماعت احمدیہ کے مسلک کے عین مطابق تھا کہ جو ان کو کافر اور کاذب کہے وہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

پھر آپ نے اپنے کالم میں احمدیوں کو "قادیانی" کہا ہے۔ اس فرقہ کے بانی نے اپنی جماعت کا نام "احمدی" رکھا ہے نہ کہ "قادیانی" اور اس جماعت کے افراد خود کو احمدی ہی کہتے ہیں۔ قرآن حکیم لوگوں کے ناموں کو بگاڑنے سے روکتا ہے۔ کم از کم آپ جیسے موقر' معزز اور عالم شخص کو اس قرآنی حکم کی پابندی ضروری کرنی چاہئے۔ آپ کو بجا طور پر صحافیوں کا سردار سمجھا جاتا ہے اور آپ کے کالم رائے عامہ پر وسیع اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ ان میں کوئی غلط بات نہ بیان ہو اور وہ ہر قسم کے تعصبانہ رویے اور طنز سے مبرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوم اور ملک کی خدمت اور رہنمائی کی زیادہ سے زیادہ توفیق دیتا رہے۔ (آمین)

(والسلام خاکسار ظفر احمد چوہدری)

ایئر مارشل صاحب نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا حالانکہ وہ جنازے کے موقع پر موجود تھے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ "وہ نعوذ باللہ قائد اعظم کو کافر سمجھتے تھے" بلکہ اس کی وجہ ان کے نزدیک دوسری تھی جو انہوں نے بیان کر دی ہے۔ جہاں تک میرے بیان کردہ واقعے کا تعلق ہے یہ پچھلے چار پانچ عشروں کے دوران کئی دفعہ سننے اور پڑھنے میں آیا ہے اور کم از کم میری نظر سے چوہدری صاحب کے کسی ہم مسلک اور ہم مذہب کی طرف سے اس کی تردید نہیں گزری۔ لیکن ایک لمحے کے لئے بحث کی خاطر یہ فرض کر لیں کہ چوہدری صاحب نے وہی جواب دیا تھا جو ایئر مارشل صاحب کہتے ہیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ خود اور ان کی جماعت کا کوئی دوسرا رکن کسی ایسے مسلمان امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے تیار ہیں جس کے بارے میں انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ان کے بارے میں وہی رائے رکھتا ہے جو مولانا شبیر احمد عثمانی رکھتے

تھے؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے مرزا غلام احمد کے پیروکار کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا اپنے لئے جائز نہیں سمجھتے جو مرزا صاحب کے بارے میں وہی رائے اور عقیدہ نہ رکھتا ہو جو وہ خود رکھتے ہیں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد کو ظلی یا بروزی یا کسی بھی مفہوم میں نبی نہیں مانتا اب ایئر مارشل صاحب فرمائیں کہ کیا وہ مجھے مسلمان سمجھتے ہیں' کیا وہ میرے یا مجھ جیسے کسی دوسرے مسلمان کے بیٹے کو اپنے مسلک کی کوئی بیٹی نکاح میں دینے کے لئے تیار ہیں اور ایسا کرنا اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں' کیا آج تک ان کی جماعت کے کسی بھی فرد نے ایسا کیا ہے؟ کیا اس کی ایک بھی مثال موجود ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ کا جواب جماعت احمدیہ کے مسلک کے عین مطابق تھا۔ میں پوچھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ان تمام لوگوں کو کافر نہیں سمجھتی جو مرزا صاحب کو وہ مقام اور حیثیت نہیں دیتے جو ایئر مارشل صاحب اور ان کے ہم خیال دیتے ہیں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں جب پارلیمنٹ کے سامنے مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی حیثیت کا سوال زیر بحث آیا تھا تو وہاں ان کے اس وقت کے جماعتی سربراہ نے جو موقف اختیار کیا تھا ایئر مارشل صاحب اس پر ذرا ایک نظر پھر ڈال لیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان کی جماعت مرزا صاحب کے بارے میں وہی عقیدہ نہ رکھنے والوں کو جو وہ خود رکھتے ہیں مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ شخص لازماً "مرزا صاحب کو نام لیکر کافر اور کاذب کہنے والا ہو۔ اس کا جرم مرزا صاحب کو نبی نہ ماننا ہی ان حضرات کے نزدیک اس کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔

انہوں نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ میں نے ان کی جماعت کو قادیانی کہا ہے۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ اس میں اعتراض کی گنجائش کس طرح پیدا ہوئی۔ کیا مرزا صاحب قادیان کے رہنے والے نہیں تھے اور کیا اس مناسبت سے انہیں قادیانی نہیں کہا جاسکتا۔ میری پیدائش قصور میں ہوئی تھی اس مناسبت سے مجھے قصوری کہا جاسکتا ہے۔ میں بلا تشبیہ' دوبارہ کہتا ہوں بلا تشبیہ' عرض کرتا ہوں کہ ہادی برحق کو محمد عربی ﷺ کہا جاتا ہے انہیں مکی اور مدنی کہا جاتا ہے تو کیا اس پر کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی نے اعتراض کیا ہے؟ اگر مرزا غلام احمد کو قادیانی کہنا درست اور قابل اعتراض نہیں تو ان کے پیروکاروں کو قادیانی کہنے میں کیا قباحت ہے۔ یہ نام کو بگاڑنے والی بات نہیں ہے ایک امر واقعہ کا اظہار ہے۔ کیا آپ کی جماعت کا مرکز اور مرجع قادیان نہیں رہا اور کیا آج بھی نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو

مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو کوئی مرزائی کہہ دے تو یہ کس طرح قابل اعتراض قرار دیا جاسکتا ہے؟

آپ قادیانی کہلانے سے کیوں شرماتے یا ناراض ہوتے ہیں آپ کی جماعت کے بانی ذات اور قبیلے کے لحاظ سے مرزا تھے اس لئے اگر کوئی ان کے پیروکاروں کو مرزائی کہہ دے تو یہ کس طرح قابل اعتراض قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ کی جماعت کو قادیانی کہہ کر ممیز کرنے کی ایک وجہ یا مجبوری یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کا ایک طبقہ اپنے آپ کو لاہوری احمدی کہتا ہے اور جب تک آپ کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے قادیانی کا لاحقہ استعمال نہ کیا جائے' یہ واضح نہیں ہوتا کہ بات دونوں میں سے کس دھڑے کی' کی جارہی ہے۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ اپنے لئے قادیانی کا لفظ یا نسبت استعمال ہونے سے آپ کو مطمئن ہونا چاہئے کہ اس سے آپ لاہوری احمدیوں سے الگ ہو جاتے ہیں اور آپ کا پورا تشخص واضح ہو جاتا ہے ہاں اگر آپ حضرات قادیان سے اپنی نسبت کے حوالے سے کسی احساس کمتری کا شکار ہیں تو کھل کر کہئے

عین ممکن ہے کہ اس کے بعد کچھ لوگ آپ کو قادیانی کہنا ترک کر دیں۔ بر سبیل تذکرہ میں ایئر مارشل ظفر چوہدری صاحب سے یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ آیا وہ لاہوری احمدیوں کو جو مرزا صاحب کو آپ کی طرح نبی نہیں مانتے مسلمان سمجھتے ہیں؟ اس سوال کا جواب ان بحثوں اور فتوؤں کو دیکھ کر دیجئے جو دونوں دھڑوں کے درمیان سال ہا سال تک ایک معمول رہے ہیں۔ ایئر مارشل صاحب اور ان کے ساتھ اگر آج یہ تسلیم کرلیں کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور انکو اپنی بیٹیاں نکاح میں دینا بھی اپنے لئے حلال سمجھتے ہیں تو شاید ان کی پوزیشن عام مسلمانوں کے بالمقابل قدرے بہتر ہو جائے۔ اگرچہ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتے ہوئے وہ کبھی بھی دائرہ اسلام میں شامل نہ سمجھے جاسکیں۔ دوسروں کی شکایت کرنے سے پہلے ایئر مارشل صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ایک لمحے کے لئے اپنی اداؤں پر بھی غور کرلینا چاہئے۔ آپ کا عقیدہ اور عمل تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والے والدین کے نومولود بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟

بقول اقبال۔

شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور

○

محترم سید شمشاد حسین شاہ صاحب

خطبات وارشادات

مولانا محمّد علی جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت' عاشق رسول' مخلص ترین ہستی' یادگار سلف' دین کے سچے ہمدرد' اسلام کے شیدائی' سادگی کا نمونہ' سیاست کے بادشاہ' ذہین فطین' علماء کی روح رواں اور فن تقریر میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ نے کتنا صحیح تبصرہ کیا تھا کہ لوگ کہتے ہیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ بڑے خطیب تھے مگر میں کہتا ہوں کہ مولانا جالندھریؒ بڑے خطیب تھے۔ شاہ جی قرآن پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ اب نازل ہورہا ہے۔ شعر پڑھتے تو پوری محفل میں جان پڑ جاتی' بات کرتے تو دل چاہتا کہ باتیں ہی کرتے رہیں۔ مگر مولانا جالندھریؒ قرآن بھی بالکل سادہ پڑھتے تھے پوری تقریر میں ایک بھی شعر نہیں ہوتا تھا پھر بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع تین تین گھنٹے چار چار گھنٹے مبہوت ہوکر ان کی باتیں سنتا رہتا۔ آخر کوئی تو بات تھی کہ پورے مجمع میں سے ایک بھی آدمی اٹھ کر نہ جاتا اور جب تقریر ختم ہونے لگتی تو ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی کہ کاش! ابھی تقریر ختم نہ ہوتی۔

سرگودھا میں حضرت جالندھریؒ اکثر تشریف لایا کرتے تھے' کبھی بلاک نمبرا' جامع مسجد میں اور کبھی گول چوک کی جامع مسجد میں' اس کے علاوہ کچہری بازار اور جناح باغ میں بھی کئی بار سیاسی جلسوں میں آپ کی تقاریر ہوئیں۔ تقریر اردو اور پنجابی میں ملی جلی کرتے' مثالیں ایسی برموقع اور برمحل ہوتیں کہ مزہ آجاتا۔ ان کی تقریر سے ایک دیہاتی بھی اتنا ہی متاثر ہوتا جتنا کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ' اب چند مثالیں:

پاکستان بننے کے احرار بھی خلاف تھے اور مرزائی بھی خلاف تھے مگر دونوں کی مخالفت میں فرق ہے۔ ہمارا اختلاف سیاسی تھا جبکہ مرزائیوں کا اختلاف مذہبی تھا' سیاسی اختلاف میں غلطی کا امکان ہے' اور سیاست میں اختلاف رائے ہر سیاستدان کا حق ہے جبکہ مذہبی اختلاف بنیادی ہوتا ہے' جو ختم نہیں ہوسکتا۔ ہمارے لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی رائے تھی کہ ملک اکٹھا رہے تو بہتر ہے مگر پاکستان بننے کے بعد شاہ جی نے فرمایا کہ "اب جبکہ پاکستان بن چکا ہے اب اس کی حفاظت ہمارا ایمان ہے" مولانا نے فرمایا کہ ایک مثال سے بات کو سمجھاتا ہوں ایک بابا کے سات بیٹے' کسی بچے کی شادی میں بچوں اور باپ کا اختلاف ہوگیا۔ بچے اور ان کی ماں ایک طرف تھے جبکہ بابا اکیلا ایک طرف' بیٹوں نے بابا کی مرضی کے خلاف اپنے بھائی کی شادی کردی اور دلہن کو گھر لے آئے۔ اب اگر خدانخواستہ کوئی شخص غلط نظر سے اس دلہن کو دیکھے گا تو کیا بابا اس وجہ سے خاموش رہے گا کہ مجھے کیا' یہ کونسا میری مرضی سے آئی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ بابا اٹھے اور اس آنکھ کو پھوڑ دے گا جو آنکھ اس کی بہو کی طرف غلط اٹھی کیونکہ اب یہ دلہن اس بابا کی غیرت ہے۔ اسی طرح پاکستان اب ہماری غیرت ہے اگر کوئی آنکھ پاکستان کے خلاف اٹھے گی تو ہم اسے پھوڑ دیں گے۔ کوئی ہاتھ اگر پاکستان کے خلاف اٹھے گا تو اسے توڑ دیں گے۔ جو بھی اختلاف تھا پاکستان بننے سے پہلے پہلے تھا اب کوئی اختلاف نہیں سب اختلافات ختم۔ جبکہ مرزائیوں کی بات دوسری ہے ان کے کسی لیڈر نے نہیں بلکہ ان کے نبی نے کہا تھا کہ اول تو ہم پاکستان بننے نہ دیں گے اور اگر بن گیا تو اسے رہنے نہیں دیں گے۔ تو گویا یہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔ بس یہی فرق ہے احراریوں اور مرزائیوں کے اختلاف میں۔ چنانچہ جب پاکستان بن رہا تھا اور مسلمانوں کی تعداد کی اکثریت کی بنا پر اضلاع کی تقسیم ہورہی تھی اس وقت صورتحال یہ تھی کہ تمام اضلاع میں یا تو مسلمان اتنی تعداد میں تھے کہ وہ کسی کی مدد کے بغیر اکثریت میں تھے' یا اتنی کم تعداد میں تھے کہ اگر اس ضلع میں کوئی مدد بھی کرے تو پھر بھی تعداد کم ہی رہتی تھی۔ صرف گورداسپور ایک ضلع ایسا تھا جس میں اگر مرزائی ہمارا ساتھ دیتے ہیں تو وہ ضلع پاکستان میں شامل ہوتا ہے۔ اور اگر مرزائی مخالفت کرتے ہیں تو وہ انڈیا میں رہتا تھا' انگریز نے ریڈیو پر پہلی مرتبہ جو

تقسیم کا نقشہ بتایا اور اعلان کیا اس میں گورداسپور کو پاکستان میں شامل کیا گیا تھا' مگر تین دن بعد تحریری طور پر اور حتمی طور پر جب تقسیم ہوئی تو اس میں گورداسپور انڈیا کے ساتھ تھا۔ دراصل ان تین دنوں میں ہی مرزائیوں نے کانگریس اور انگریز سے ملکر یہ کوشش کی اور ان کو باور کرادیا کہ ہم پاکستان کے ساتھ نہیں بلکہ انڈیا کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ اسی لئے نہرو یہ کہا کرتا تھا کہ مرزائیوں کو جو ہمدردی ہندوستان سے ہوسکتی ہے وہ پاکستان سے کبھی نہیں ہوسکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے مسلمانوں کو مدینہ منورہ سے ہمدردی اور عقیدت ہے اسی طرح مرزائیوں کو پوری ہمدردی اور عقیدت قادیان کے ساتھ ہے' اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ یہ تو پاکستان بنتے وقت مخالفت کی گئی پاکستان بننے کے بعد کشمیر کے محاذ پر سب سے پہلی سازش ایک مرزائی فوجی افسر نے کی۔ کسی طرح یہ خبر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچی۔ چنانچہ انہوں نے وہ تحریری ثبوت دیکر مجھے اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمتہ اللہ علیہ کو وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان کے پاس بھیجا۔ ہم لوگ دارالحکومت پہنچے اور وزیر اعظم کے آفس میں ہم نے ملاقات کے لئے چٹ بھیجی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہمیں اندر بلالیا گیا' ہم دونوں لیاقت علی خان کے سامنے والی کرسیوں کے اوپر بیٹھے اور سلام دعا کے بعد ہم نے وہ تحریری ثبوت اور شاہ جی ؒ کا پیغام ان تک پہنچایا۔ لیاقت علی خان نے بلب کی زنجیر کو نیچے کھینچا' یہ بلب نیچے آگیا۔ روشنی میں وزیر اعظم نے وہ تحریری ثبوت دیکھا اور خواہش ظاہر کی کہ کیا اس کی فوٹو کاپی آپ مجھے دے سکتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ ہم تو اصل ہی آپ کو دینے آئے ہیں۔ لیاقت علی خان بہت خوش ہوئے اور شکریہ ادا کیا' اس طرح فارغ ہوکر ہم واپس آگئے۔ دو تین دن کے اندر ہی وزیر اعظم نے اس کا نوٹس لیا اور اس متعلقہ افسر کو قرار واقعی سزا دی گئی۔

اسی طرح ۶۵ء کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ "جنگ کے دوران پورے ملک نے بلیک آؤٹ کرنے میں حکومت کا ساتھ دیا' مگر صرف ربوہ ایسا شہر تھا جس نے تعاون نہ کیا بلکہ حملہ کے موقع پر دشمن کے جہازوں کو ربوہ سے اشارہ دیا گیا۔" حکومت کو جب اس کا علم ہوا تو ربوہ کی بجلی کاٹ دی گئی۔ اس طرح مرزائیوں نے اپنے نبی کے فرمان پر پاکستان بنتے وقت اور پاکستان بننے کے بعد ہر موقع پر پاکستان کی مخالفت کی۔ الیکشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ ووٹ دینا آپ کا حق ہے یہ آپ کے پاس ایک امانت ہے۔ جسے آپ چاہیں ووٹ دیں بس میری گزارش تو اتنی ہے کہ مرزائی کو کبھی ووٹ نہ دیں کیونکہ یہ کبھی بھی ہمارے نہیں ہوسکتے۔

کل کے بہروپئے اور ہوٹل والے بھی کتنے اچھے تھے

اب میں حضرت مولانا جالندھری ؒ کی ایک تقریر کا وہ حصہ بیان کرتا ہوں جس میں آپ نے گزرے ہوئے زمانہ سے موجودہ زمانہ کا موازنہ فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے پہلا واقعہ تو یہ سنایا کہ "جالندھر میں ایک ہوٹل تھا جس پر یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ تازہ روٹی آنہ کی دو اور باسی روٹی آنہ کی ایک اور دال فری۔ میرے والد صاحب کا جالندھر میں اکثر جانا ہوتا تھا وہ یہ اعلان سنکر حیران ہوتے۔ ایک دن دل میں خیال آیا کہ آج ہوٹل والے سے اس کی حقیقت معلوم کرکے ہی آؤں گا۔

چنانچہ آپ ہوٹل پر گئے اور ہوٹل والے سے اس اعلان کی حقیقت دریافت کی ہوٹل والے نے کہا کہ بزرگو! آپ کو تازہ روٹی کھانی ہے تو وہ حاضر ہے۔ باسی کھانی ہو تو وہ بھی حاضر ہے۔ جونسی آپ کا دل چاہے کھاسکتے ہیں۔ اگر پیسے نہ ہوں تو مفت میں کھالیں مگر میں اس اعلان کی حقیقت نہیں بتلاؤں گا۔ پھر والد صاحب کو اور بھی حیرت ہوئی اور فرمایا کہ بھائی میں تو آج گھر سے صرف اس کام سے آیا ہوں۔ مجھے تو آج یہ پوچھ کر ہی جانا ہے' اس کے علاوہ مجھے جالندھر میں کوئی کام نہیں' ہوٹل والے نے صاف انکار کردیا' والد صاحب ایک کرسی پر بیٹھ گئے ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو مسجد میں جاکر نماز پڑھی اور پھر وہیں آکر بیٹھ گئے۔ عصر کی نماز پڑھ کر آئے اور وہیں آکر بیٹھ گئے جب شام ہونے لگی تو ہوٹل والے نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا کہ لگتا ہے آپ یہ پوچھے بغیر نہیں جائیں گے' والد صاحب نے فرمایا کہ ہاں بالکل میں جانے والا نہیں ہوں۔ یہ تو میں پوچھ کر ہی جاؤں گا' خواہ مجھے کتنی دیر ہی کیوں نہ بیٹھنا پڑے' ہوٹل والے نے کہا کہ! میرا اپنا خیال اور ایمان یہ ہے کہ جو وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے قریب ہے وہ بعد میں آنے والے وقت کی نسبت زیادہ برکت والا ہے۔ چنانچہ کل جو گزر گئی وہ آج سے زیادہ بابرکت تھی۔ اسی لئے کل کی پکی ہوئی روٹی جسے ہم باسی کہتے ہیں وہ آج کی تازہ روٹی سے زیادہ برکت والی ہے' زیادہ برکت والی چیز مہنگی ملے گی اور کم برکت والی چیز سستی ملے گی۔ حضرت والد صاحب اس ہوٹل والے کی بات سن کر بے حد خوش ہوئے کہ کتنا اچھا خیال ہے اس عام دکاندار کا۔

اسی سلسلے کا دوسرا واقعہ بیان فرمایا کہ اورنگزیب عالمگیر ؒ کے دربار میں ایک بہروپیہ حاضر ہوا اور معمول کے مطابق کوئی بہروپ بھر کر گیا۔ مگر بادشاہ نے اس کو پہچان لیا کہ یہ بہروپیہ ہے چنانچہ جب بہروپئے نے سلام عرض کرکے کچھ مانگنا چاہا تو بادشاہ نے فرمایا کہ پہلی

بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے بیت المال میں بہروپیوں کے لئے کوئی مد نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ تو اپنے فن میں بھی پختہ نہیں۔ اگر ہم تم کو پہچان نہ سکتے تو پھر شاید اپنی جیب سے ایک آدھ روپیہ تم کو دے دیتے مگر اب تم اس کے بھی حقدار نہیں۔ بہروپیہ خاموشی کے ساتھ اٹھ کر چلا گیا۔ بادشاہ کا معمول یہ تھا کہ جب وہ سفر پر روانہ ہوتے تو لاؤ لشکر کے ساتھ سفر کرتے وزراء اور امراء بھی ساتھ ہوتے تھے۔ پیدل کا سفر ہوتا تھا یعنی اونٹ' گھوڑے اور ہاتھیوں پر۔ چند میل سفر کرنے کے بعد کسی شہر یا گاؤں کے قریب پڑاؤ لگ جاتا' رات کو وہاں آرام کر کے اگلے روز پھر سفر جاری کیا جاتا تھا۔ اس دوران اگر کسی شہر یا گاؤں میں کسی بڑے عالم یا اللہ والے کا پتہ چلتا تو بادشاہ ان کی خدمت میں خود حاضر ہوتا اور فیض حاصل کرتا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ نے لاہور کے سفر کا ارادہ کیا اور تیاریاں ہونے لگیں۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جن دنوں لاہور کی شاہی مسجد زیر تعمیر تھی۔ حسب معمول بادشاہ ایک گاؤں کے قریب مع لاؤ لشکر کے قیام پذیر ہوا اور اس علاقہ میں کسی عالم یا بزرگ کا پوچھا۔ تو وہاں کے رہنے والوں نے بتلایا کہ پہلے تو یہاں پر کوئی ایسا قابل ذکر بزرگ موجود نہ تھا مگر اب تقریباً" ڈیڑھ سال دو ماہ قبل ایک بزرگ اس علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔ جنگل کی ایک کٹیا میں رہتے ہیں۔ بے طمع اور بے غرض بزرگ ہیں' چنانچہ بادشاہ ان کی زیارت کے لئے روانہ ہوا اور بزرگ کی خدمت میں پیش ہو کر مؤدبانہ سلام عرض کیا اور دو زانو ہو کر بزرگ کے سامنے بیٹھے۔ چند باتیں ہوئیں۔ بادشاہ نے دعا کے لئے عرض کیا بزرگ نے دعا دی۔ بادشاہ نے اپنے وزیر کو اشارہ کیا کہ بزرگ کی خدمت ہدیہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ وزیر نے شاہی لباس کا ایک جوڑا اور اشرفیوں کی ایک تھیلی ان کی خدمت میں پیش کی جسے بزرگ نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ لینے سے انکار کردیا اور کہنے لگے کہ اس دنیا کو تو ہم چھوڑ کر اس جنگل میں آبیٹھے ہیں تم ہمیں دوبارہ اس میں پھنسانا چاہتے ہو؟ بادشاہ بے حد متاثر ہوا اور معذرت چاہی۔

اس بزرگ نے اپنے چہرہ سے کمبل ہٹایا اور بہروپیوں والا سلام عرض کیا۔ بادشاہ نے بہروپئے کو کو پہچان لیا اور بہت حیران ہوا' بادشاہ نے کہا کہ میں حیران اس بات پر نہیں کہ میں نے تمہیں پہچانا نہیں بلکہ میں حیران اس بات پر ہوں کہ تم نے ابھی جو شاہی جوڑا اور اشرفیوں کی تھیلی قبول نہیں کی تھی اب وہ تم کو ملنے والی نہیں۔ میں تمہیں اپنی جیب سے ہی کچھ تھوڑا بہت دے سکوں گا۔ بہروپئے نے جواب دیا بالکل حضور! یہ مجھے معلوم ہے کہ اب آپ مجھے دو چار روپے ہی دیں گے مگر یہ دو چار روپے میرے لئے خوشی کا باعث ہوں گے' اب میں اپنے بہروپ میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اگر میں بزرگی کے اس لباس میں آپ سے شاہی جوڑا اور اشرفیوں کی تھیلی قبول کرلیتا تو اللہ والوں کا نام بدنام ہوتا تھا میں نے یہ گوارا نہیں کیا کہ میری وجہ سے وہ پاک لوگ بدنام ہوں۔ یہ دو چار روپے ہی میرے لئے بہت ہیں۔ یہ واقعہ سنا کے حضرت مولانا جالندھری" نے فرمایا کہ کاش! آج ہم اس جیسے بہروپئے ہی ہوتے۔ مگر اب ہم لوگ اسی فانی دنیا کی خاطر کیا کچھ نہیں کر گزرتے' یوں موقع محل کے مطابق مختلف واقعات سنا کر حضرت جالندھری" ایمان تازہ کردیتے تھے۔

○

بقیہ: قادیانی امت

روشن خیال اور ترقی پسند ملک سمجھا جائے گا؟ دنیا میں آج بھی "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا اصول کار فرما ہے۔ اسرائیل کا قیام کس اصول کی بنا پر جائز ہوگا؟ اسرائیل میں تو ووٹ کا حق بھی صرف یہودیوں کو حاصل ہے اور انہیں کوئی پوچھتا نہیں نہ یہودیوں کو اس کی پرواہ ہے کہ وہ نیک نام ہیں یا بدنام ہیں۔ ہندوستان نے ساری دنیا کے سامنے کشمیر میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی استصواب کروانے کا وعدہ کیا اور مکر گیا اور اس کی قیادت نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ اس وعدہ خلافی سے ہندوستان بدنام ہوگا۔ اگر پاکستان ایک مضبوط ملک بن گیا تو اس کا طرز عمل مبنی بر انصاف سمجھا جائے گا ورنہ "ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات" ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کو ایک خوشحال اور مضبوط ملک بنایا جائے اور اس قبضہ گروپ (جس کا نام قادیانی امت ہے) کی اور اس کے سرپرستوں کی پرواہ نہ کی جائے۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ: حاجیوں کی بارات

ایسے حجاج دنیوی تماشوں کی تو فکر کرتے ہیں لیکن جو نہایت ضروری چیز ہے اس پر دھیان نہیں دیتے۔ یعنی حج کے مسائل جاننے اور اس کی مشق کرنے پر خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ جس طرح نماز پڑھنے کے لئے نماز کے مسائل جاننا لازم ہے اسی طرح حج کو جانے والے کے لئے حج کے مناسک سیکھنا بھی فرض ہے۔ اس لئے عازمین حج سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنا وقت فضول رسم و رواج میں گنوانے کے بجائے مسائل سیکھنے میں لگائیں تاکہ ان کو حج مبرور نصیب ہوسکے۔ اور اللہ تعالی کی حقیقی رضا سے انہیں نوازا جاسکے۔ اللہ تعالی ہماری اصلاح فرمائے اور ہر موڑ پر ہمیں اپنی رضا سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

بابو شفقت قریشی سہام

دوران حج جنایات کا ارتکاب اور کفارہ کی ادائیگی

عمرہ اور حج کی ادائیگی کے دوران کسی غلطی کا سرزد ہوجانا ایک قدرتی امر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی کم حجاج کو معلوم ہوتا ہے غلطی کی نوعیت کے اعتبار سے اس کا کفارہ کتنا اور کس طرح ادا کرنا ہوتا ہے جس طرح دوسرے دینی معاملات میں سختی نہیں ہے اسی طرح مناسک حج و عمرہ کی ادائیگی میں بھی شرعی عذر کو مدنظر رکھتے ہوئے کافی چھوٹیں اور رعایتیں دی گئی ہیں۔ تاہم حج و عمرہ کے فرائض اور واجبات میں کسی غلطی کے ارتکاب کو زیادہ اہمیت دے کر سختی سے پابندی کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ جہاں ممنوعات احرام و حرم سے بچنے کیلئے واجبات حج و عمرہ کی ادائیگی میں تاکید کی گئی ہے وہاں اس سلسلے میں باوجود احتیاط یا بھول چوک کے خلاف ورزی ہونے کو حج و عمرہ کی اصطلاح میں "جنایت" کہا جاتا ہے۔ اس معاملے میں غلطی جان بوجھ کر ہو یا بھول چوک سے ہو سب پر جزا لازم ہوتی ہے اور جان بوجھ کر جنایت کرنا' بہت سخت گناہ بھی ہے جس کے لئے توبہ کرنی چاہئے اور کفارہ بھی ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حجاج کرام حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوکر واپس آچکے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تو حج مبرور نصیب ہوا ہے۔ یعنی وہ حج جو ہر قسم کی غلطیوں سے مبرا ہو لیکن بعض سے کچھ احرام کی اور کچھ دوسری غلطیاں سرزد ہوگئی ہیں۔ بعض کو کہتے سنا گیا ہے کہ غلطی تو ہوئی ہے مگر اللہ مالک ہے وہی بخشنے والا ہے لیکن دوسرے حجاج فکر مند ہوتے ہیں کہ کہیں حج میں کوئی نقص نہ رہ گیا ہو۔ تیسری قسم کے حجاج غلطی کا تذکرہ اس لئے نہیں کرنا چاہتے کہ لوگ خواہ مخواہ مذاق اڑائیں گے۔ خدا نہ کرے کسی حاجی سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہوئی ہو جس سے اس کے حج میں نقص پیدا ہوجائے۔ تاہم ممنوعات احرام و حرم اور واجبات حج کی غلطیوں کا کسی عالم دین سے مسئلہ پوچھ کر کفارہ ضرور ادا کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا میرا مہمان دل میں بھی مجھ سے ڈرتا ہے یا نہیں۔ یعنی اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو کیا وہ اللہ کی رضا کے لئے کچھ رقم جرمانہ کے طور پر ادا کرکے غلطی کو دور کرکے اسے راضی کرے گا یا رقم کو عزیز سمجھ کر کفارہ سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ تفصیلی مسائل تو مفتی حضرات سے پوچھنے چاہئیں البتہ چند چیدہ چیدہ غلطیوں کے ارتکاب پر جو کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ کفارہ جتنی جلدی ممکن ہو ادا کردیا جائے اور پاکستان کی بجائے حرم کی حدود میں بھجوایا جائے۔

سب سے بڑا جرمانہ یا کفارہ بدنہ کہلاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پوری گائے یا پورا اونٹ خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرکے مستحقین میں تقسیم کیا جائے اور اس کی ادائیگی کی کبھی کبھار ہی ضرورت پیش آسکتی ہے' خدانخواستہ ایک شخص ناپاکی کی حالت میں حج کے طواف کے لئے جسے طواف زیارت کہتے کرے تو اسے بدنہ دینا پڑتا ہے۔ تب جاکر اس کی خطا معاف ہوتی ہے' امید نہیں کہ اس دور میں کوئی ایک بدقسمت اور بیوقوف حاجی بھی ایسا ہو جو ایسی غلطی کرے۔ البتہ خواتین مشرقی شرم و حیاء کے باعث شاید ایسی غلطی کرجائیں اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ اپنے محرم سے اس بات کو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہوں کہ وہ ناپاکی کی حالت میں ہیں اور وہ بھی اس وقت جب ان کی واپسی پہلی حج پرواز سے ہو۔ خدا نہ کرے اگر کسی سے ایسی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو اسے چاہئے کہ حرم کی حدود میں بدنہ ذبح کراکے اپنی خطاء کو معاف کرالے' کسی ایسے فعل کا ارتکاب ہوجائے جو احرام۔ حرم اور واجبات حج و عمرہ سے تعلق رکھتا ہو تو ایسی تقصیر پر دم دینا پڑتا ہے۔ دم کہتے ہیں ایک بکرا خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کراکے غریبوں میں تقسیم کرنا' بعض حجاج کرام ایسی غلطیوں پر بھی دم دینے پر رضامند ہوجاتے ہیں جن کے ارتکاب پر صرف صدقہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے' اتنی زیادہ فکر مندی یا احتیاط کی بھی ضرورت نہیں ہے غلطی کی نوعیت کے اعتبار سے ہی اس کی جزا دینا بہتر ہوتا ہے۔ حج و عمرہ کی نیت اور ارادے سے مکہ معظمہ جانے والوں پر لازم ہے کہ وہ میقات سے گزرتے وقت احرام کی حالت میں ہوں چونکہ ہوائی سفر میں عین میقات پر جاکر احرام باندھنا' نفل ادا کرکے اور تلبیہ پڑھنا تقریباً" ناممکن ہوتا ہے اس لئے مشورہ یہی دیا جاتا ہے کہ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ہی احرام باندھ کر نفل ادا کرکے تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔ بعض عازمین حج کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جہاز کے اندر عین میقات سے گزرتے وقت احرام باندھیں گے لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتے اور جدہ پہنچ جاتے ہیں پھر وہاں سے باندھتے ہیں اور بعض کی یہ مجبوری ہوتی ہے کہ ان کی چادریں سامان میں

بک ہوجاتی ہیں جو جدہ پہنچ کر ملتی ہیں اس لئے وہ جدہ ایئرپورٹ سے احرام باندھتے ہیں۔ مسئلہ کی رو سے چونکہ وہ بغیر احرام کے میقات سے گزرے اس لئے ان پر ایک دم لازم ہوجاتا ہے۔ حجاج کرام میں سے اگر کسی سے اس طرح کی غلطی سرزد ہوئی ہو اور اس نے حج کے دنوں میں دم ادا نہ کیا ہو تو اسے چاہئے کہ جتنی جلدی ممکن ہو اس کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہوجائے۔ ۹ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے تک عرفات کی حدود سے نہیں نکلنا چاہئے۔ جب سورج غروب ہوجائے تو اس کے بعد مزدلفہ روانہ ہونا چاہئے۔ عرفات میں اگر کوئی سرے سے جا ہی نہ سکا ہو تو ایسی صورت میں اس کا حج نہیں ہوگا لیکن وہاں کی حاضری کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کو چھوڑدے اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات میں واپس نہ جائے تو ایسی صورت میں اس کا فرض تو ادا ہوجائے گا لیکن جلدی نکل آنے کی وجہ سے اسے ایک بکرا بطور دم ادا کرنا پڑے گا تب اس کا فرض صحیح طریقہ سے ادا ہوگا ورنہ نقص رہ جائے گا۔ مسجد نمرہ کا مغربی حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے خدانخواستہ اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے تک اسی حصہ میں رہا ہو تو اس کو فکر کرنا چاہئے کہ وہ عرفات میں داخل تو ہوا۔ فرض تو ادا ہوگیا لیکن دوبارہ حدود عرفات میں داخل ہوئے بغیر مزدلفہ روانگی واجب ہے۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ بس کا ڈرائیور راستہ بھول جاتا ہے اور فجر کی نماز کے بعد منی پہنچاتا ہے گو کہ حاجی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا مگر وقوف مزدلفہ رہ جاتا ہے اس لئے اسے ایک دم حج کا ایک واجب چھوٹ جانے کی وجہ سے دینا پڑے گا۔ پہلے کنکریاں' پھر قربانی اور آخر میں بال کٹوانا ایک خاص ترتیب سے ہونا چاہئے' بعض حجاج کرام دوسروں کی دیکھا دیکھی کنکریاں مارنے کے فوراً" بعد بال کٹوادیتے ہیں۔ حالانکہ قربانی کے بعد ان کو سر کا حلق یا قصر کرانا چاہئے تھا وہ تمتع حج والے تھے جن کی انہوں نے نقل کی وہ افراد والے ہوں جن پر قربانی واجب نہیں ہوتی۔ تو اس غلطی کے ارتکاب پر کہ ترتیب قائم نہیں رکھی گئی ایک بکرا بطور جرمانہ دینے سے اس غلطی کا ازالہ ہوگا۔ خدانخواستہ اگر کسی حاجی سے ایسی غلطی ہوئی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے حج کو حج مقبول بنانے کے لئے حرم کی حدود میں ایک بکرا ذبح کرانے کی فکر کرے۔ طواف زیارت ماسوائے حائضہ خواتین کے تمام حجاج کرام کو ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مکمل کرلینا چاہئے۔ اگر کوئی غلطی سے یا جان بوجھ کر یا بھول چوک سے ۱۲ ذی الحجہ تک نہ کرسکا ہو تو اسے بعد میں بھی ضرور کرنا ہوتا ہے لیکن تاخیر سے کرنے کے باعث اسے ایک دم یعنی بکرا بھی ذبح کرانا پڑتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی حاجی طواف زیارت کرنا سرے سے بھول ہی گیا ہو یا اس نے مقررہ دن سے بعد میں کیا ہو تو ایسی صورت میں نہ کرنے والے کو اگلے سال جاکر کرنا چاہئے اور ایک دم بھی دینا چاہئے اور جو ۱۲ ذی الحجہ کے بعد کرکے آئے ہیں وہ ایک بکرا حرم کی حدود میں ذبح کرانے کا جلد از جلد بندوبست کریں۔ عمرہ کا طواف اور حج کرنے کے بعد سعی کرنا واجب ہوتا ہے۔ بعض عمرہ کرنے والے طواف مکمل کرنے کے فوراً" بعد بال کٹوا کر احرام کھول دیتے ہیں اسی طرح طواف زیارت کے بعد بھی صفا مروہ کی سعی کرنا حج کا واجب ہوتا ہے' بعض بھول چوک سے اور بعض کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ سعی کرنا تھی یا نہیں؟ اس لئے سعی نہیں کرسکتے اور وطن واپس آجاتے ہیں خدانخواستہ اگر کسی حاجی کی عمرہ کی سعی یا حج کی سعی نہ ہوسکی ہو تو اس کو چاہئے کہ ایک دم حرم کی حدود میں دے تاکہ واجب چھوٹ جانے کی خطا معاف ہوسکے۔ حج کے بعد مکہ معظمہ چھوڑتے وقت جو طواف کرنا واجب ہوتا ہے اس کا نام ہے طواف وداع' خواتین مجبوری کے باعث اس طواف کو چھوڑ سکتی ہیں صرف دعا مانگ کر رخصت ہوجائیں لیکن باقی تمام مردوں اور عورتوں کے لئے طواف وداع کرنا واجب ہے اور بغیر طواف وداع کئے وطن واپس آجانے سے دم دینا پڑتا ہے۔ یہ طواف عموماً" بس پر سوار ہونے کی جلدی میں چھوٹ جاتا ہے۔ خیال یہ ہوتا ہے کہ عین اس وقت کیا جائے جب مکہ معظمہ کو چھوڑ رہے ہوں حالانکہ اس سے پہلے بھی کیا جاسکتا ہے۔ بعض حجاج طواف وداع کے بعد دوبارہ حرم میں جانے کو غلطی تصور کرتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر کسی حاجی کا طواف وداع جان بوجھ کر غلطی یا بھول چوک سے رہ گیا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے معمولی غلطی تصور نہ کرے اور ایک بکرا بطور دم حرم کی حدود میں ذبح کرانے کی فکر کرے ورنہ پوری عمر پچھتاوا لگا رہے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کرچکا ہو حالانکہ اس کی نیت اس وقت طواف وداع کرنے کی نہ ہو تو بھی اس کا وہ طواف وداع طواف کے قائم ہوکر ادا ہوچکا ہے اور اس کو دم دینے کی ضرورت نہیں ہے دم اس صورت میں دے جب طواف زیارت کے بعد کوئی ایک طواف بھی نہ کیا ہو۔

احرام کی حالت میں تو صرف دو چادریں استعمال ہوتی ہیں' سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی' لیکن بعض عازمین حج و عمرہ غلطی سے یا جان بوجھ کر احرام کی چادروں کے نیچے نیکر یا بنیان وغیرہ پہن لیتے ہیں۔ ان کے پاؤں کی اوپر کی ہڈی حالت احرام میں ننگی رہنی چاہئے لیکن ہوائی چپل وغیرہ موجود نہ ہونے کے باعث ایسا سلیپر پہن لیتے ہیں جس سے ابھری ہوئی ہڈی ڈھک جاتی ہے۔ سردی یا

بیماری کے باعث سر اور منہ کو ڈھانپ لیتے ہیں ایسی صورت میں اگر انہوں نے پورا دن یا پوری رات مذکورہ جنایات کا ارتکاب کیا تو انہیں چاہئے کہ ایک دم ہر غلطی کے بدلے میں دیں اگر ایک دن یا ایک رات سے کم مذکورہ غلطیوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کیا تو پونے دو سیر گندم صدقہ فطر کے برابر ادا کریں اور اگر گھنٹہ سے کم مدت میں انہوں نے احرام کی ان میں سے کوئی خلاف ورزی کی تو مٹھی بھر گندم صدقہ کردیں۔ احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال منع ہے لیکن اس میں رعایت یہ ہے کہ اگر پورے عضو پر نہ لگائی گئی ہو تو صدقہ دینا چاہئے اگر پورے عضو پر لگے تو دم دینا چاہئے مثلاً" صرف کان پر خوشبو لگادی گئی تو صدقہ فطر کے برابر جرمانہ ادا کرے اور اگر پورے عضو یعنی پورے منہ پر خوشبو لگائی گئی تو پورا بکرا حدود حرم میں صدقہ کرنے کا انتظام کیا جائے۔ احرام کی حالت میں سر یا بغل کے بال کٹوانے' ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنے' شہوت سے بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے دم کی ادائیگی لازم ہوجاتی ہے۔ طواف قدوم' طواف وداع اور طواف عمرہ ناپاک حالت میں اور طواف زیارت بے وضو کرنے سے دم دینا پڑتا ہے خدانہ کرے کسی حاجی سے ان میں سے کوئی غلطی ہوئی ہو اگر ہوچکی ہے تو دم کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں۔ سنت یا مستحب اگر کسی حاجی کا بالکل چھوٹ گیا ہو یا ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی ہو اس کے ثواب میں کمی ہوگئی ہے لیکن اس کے بدلے میں کوئی کفارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک دو بال ٹوٹ جائے' تھوڑی دیر کے لئے سر' منہ یا ابھری ہوئی ہڈی ڈھک جائے' تھوڑی خوشبو سونگھ لینے سے دم نہیں دینا پڑتا' اگر کسی سے حالت احرام میں اس سے ملتی جلتی کسی غلطی کا ارتکاب ہوگیا ہو تو اسے پونے دو سیر گیہوں کی قیمت کے برابر حدود حرم میں صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ ○

حجّاج کرام مُتوجہ ہوں

مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مقیم مدینہ منورہ

حامداً" و مصلیاً۔ جب سے دنیا میں مال زیادہ ہوگیا ہے الحمدللہ حج و عمرہ کرنے والے مسلمانوں کی بھی کثرت ہوگئی ہے' تمام اقطار و اکناف سے حجاج وزائرین آتے ہیں اور الحمدللہ حرمین شریفین بھرے رہتے ہیں۔ لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ حجاج کرام حج کے مسائل اور احکام' فرائض و واجبات سیکھے بغیر ہی حج کے لئے چل دیتے ہیں اور پھر ایام حج میں بھی مسائل نہیں پوچھتے' جب کسی واجب کے چھوٹنے یا تقدیم و تاخیر کی وجہ سے کوئی دم واجب ہوجاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو کسی نے بتایا ہی نہ تھا۔ بھلا کسی دوسرے کو کیا غرض ہے کہ آپ تو دریافت کرنے کا ارادہ بھی نہ کریں اور دوسرا شخص آپ کی بے توجہی کے باوجود آپ کے پیچھے پڑ کر زبردستی آپ کے کانوں میں حج کے مسائل داخل کردے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ مسائل سیکھنے کی طرف متوجہ ہوں کسی ایسے عالم سے ملاقات کرکے جس نے پہلے حج کیا ہو حج کی کوئی معتبر کتاب لے کر سبقاً" سبقاً" پڑھئے' نماز کی طرح حج بھی فرض ہے جس طرح نماز کے مسائل سیکھنے لازم ہے اسی طرح احکام حج کا جاننا بھی ضروری ہے۔ حج صرف آنے جانے اور سفر کرنے کا نام نہیں ہے' فرائض و واجبات کی ادائیگی کا نام ہے' اس کو خوب سمجھ لیں۔

اس سلسلہ میں ایک یہ بات عرض کرنا ضروری ہے کہ بہت سے لوگ ۱۲ ذی الحجہ کی رمی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں جس سے دم واجب ہوجاتا ہے۔ پھر بعض لوگ دم تو دے دیتے ہیں اور بعض لوگ اس کے لئے بھی متفکر نہیں ہوتے یاد رہے کہ دم دینا اسی طرح کی چیز ہے کہ جیسے نماز کا کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو کرلیا جائے۔ قصداً" اور ارادتاً" کسی واجب کو چھوڑ دینا اور یوں کہہ دینا کہ ہم دم دے دیں گے یہ بغاوت اور سرکشی ہے (یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ قصداً" کسی واجب کو چھوڑ دیا جائے تب بھی دم دینے سے اس کی تلافی ہوجاتی ہے۔ بہت سے لوگ دم دینے سے گھبراتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ دم سے تلافی ہوجانا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اگر دوبارہ حج کرنے کا حکم ہوتا تو کیا ہوتا)۔ بہت سے لوگ رمی چھوڑنے کے لئے یہ مجبوری پیش کرتے ہیں کہ آج کی ہماری سیٹ کنفرم ہے سفر نہ کیا تو سیٹ نکل جائے گی' گزارش یہ ہے کہ جب آپ کی سیٹ مقرر کی جارہی تھی اس وقت لازم تھا کہ ۱۳ ذی الحجہ سے پہلے کی سیٹ نہ لی جائے بلکہ ۱۳ ذی الحجہ سے پہلے کی سیٹ نہ لیں۔ جہاں ڈیڑھ دو ماہ خرچ ہوئے وہاں ایک دو دن اور سہی۔ پھر یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ کنفرم کی ہوئی سیٹ پر نہ پہنچے تو سیٹ ضائع ہوگی ٹکٹ ضائع نہ ہوگا۔ کمپنی آپ کو دوسری سیٹ دے گی۔ پھر حج کے واجبات چھوڑ کر جانا کونسی سمجھ داری کی بات ہے۔ وباللہ التوفیق۔

بیگم سید اصغر حسین

بیوی و شوہر کا حسنِ تعلق

قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے حق کو پہچانیں اور اپنے باہمی تعلقات اچھے سے اچھے رکھیں اگر قرآن و حدیث کے ان احکام پر صحیح طور سے عمل کیا جائے تو ہمارے گھر جنت کا نمونہ بن جائیں۔

قرآن پاک میں ایک جگہ ارشاد ہے **ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف** یعنی عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح کے حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر ہیں (پس چاہئے کہ دونوں طرف سے حقوق کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ ہو۔)

پھر قرآن پاک میں یہ بھی فرمایا گیا ہے **وللرجال علیھن درجتہ** (یعنی فطری اور قدرتی وجوہات سے مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں کچھ فوقیت بھی حاصل ہے۔)

اب اسی سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی کچھ حدیثیں پڑھئے:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر میں کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو اجازت دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔"

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ "جس عورت کا خاوند خوش ہے وہ بہشت میں جائے گی۔"

نیز ارشاد فرمایا "جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور شوہر کی تابعداری کرے تو جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مومنوں میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں اچھا ہے۔"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ "عورت کا شوہر پر کیا حق ہے؟ فرمایا "جیسا خود کھاتا ہے اس کو کھلائے، اور جس حیثیت کا لباس خود پہنتا ہے ویسا پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور نہ روبرو، اس کو برا کہے، نہ اس کو تنہا چھوڑ کر کہیں جائے۔"

گھر کی پر سکون فضا کس قدر نعمت ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ شوہر و بیوی میں کسی قسم کا خلفشار و نا اتفاقی نہ ہو، اوپر جو حدیثیں شوہر و بیوی کے حقوق و حسن تعلق کے بارے میں پیش کی گئی ہیں اور ان پر پوری طرح عمل در آمد کیا جائے تو آج بھی ہمارے گھروں کی فضا پر مسرت و راحت بخش ہو سکتی ہے۔

تخلیق کائنات سے لیکر اب تک مرد و عورت کا مسئلہ تمدن کا اہم ترین مسئلہ رہا ہے۔ جن شوہر و بیوی کی زندگی بحسن و خوبی گزر رہی ہے تو سمجھ لیجئے کہ دونوں ہی اپنے فرائض ادا کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں، شادیاں روز ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی، لیکن سوال یہ ہے کہ کتنی شادیاں کامیاب ثابت ہوتی ہیں، کتنی زندگیاں ہیں جو خوشگوار گزر رہی ہیں، کنوار پن کا زمانہ بے فکری اور بہت تیزی سے گزر جاتا ہے، شادی ہوتے ہی ازدواجی زندگی کی نئی منزل شروع ہوجاتی ہے ہر طرح کی آزمائشوں اور مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے جس کی طرف پہلے سے کوئی خاص دھیان نہیں دیا جاتا دراں حالیکہ یہ ہماری زندگی کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ شروع ایام شادی میں نئے جذبات محبت میں ایک دوسرے کے عیوب نمایاں نہیں ہوتے۔ جوں جوں یہ خمار اترتا ہے ہر ایک کے عیوب کھلنے لگتے ہیں۔ پہلے نوک جھونک ہوتی ہے پھر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی ہے، غصہ گری شروع ہوجاتی ہے آخر کار لڑائی کی نوبت آجاتی ہے، جگ ہنسائی ہوتی ہے، دل کڑھتے ہیں اور زندگی عذاب بن جاتا ہے۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجا کرتی جب تک کہ دوسرا ہاتھ شامل نہ ہو۔ اگر شوہر بد مزاج ہے اور بیوی کے ہر کام میں دخل انداز ہوتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے خواہ مخواہ اعتراض کرنے کی عادت ہے اور دوسری طرف بیوی بھی شوہر کے معاملہ میں ٹانگ اڑانا اپنا فرض سمجھتی ہے بیہودہ سوالات سے شوہر کی زندگی تنگ کرتی رہتی ہے تو بس یہی اختلاف کی بنیاد بن جاتی ہے بعض بیویاں اپنے حسن پر نازاں ہوتی ہیں، بعض

تعلیم پر، بعض والدین کی دولت پر، یہ غرور اکثر تعلقات کو خراب کرتا ہے، کوئی ہوشمند شوہر ان باتوں سے مرعوب نہیں ہوسکتا۔ کچھ ایسی بھی بیویاں ہوتی ہیں جو شوہر کے لئے بوجھ اور خاندان کے لئے ننگ ہوتی ہیں، ذرا ذرا سے معاملوں کو پہاڑ بناکر اپنی بیش قیمت زندگی اور مستقبل تاریک کرلیتی ہیں، ان کا خیال ہے کہ شوہر ناراض ہوگا تو ہمارا کیا بنالے گا کس قدر بھیانک خیال ہے ان کا، میں مانتی ہوں کہ آپ تعلیم یافتہ ہیں، اعلیٰ ملازمت پر فائز ہیں شوہر کی دست نگر نہیں ہیں پھر بھی اگر غور کریں تو سمجھ سکیں گی کہ بغیر شوہر آپ کی زندگی ویران رہے گی۔ آپ ہزار سیر و تفریح میں سکون قلب تلاش کریں وہ حقیقی مسرت آپ کو کبھی حاصل نہ ہوسکے گی جو شوہر کے قرب میں حاصل ہوا کرتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض شوہروں کی تلخ گفتگو اور خراب عادات و اطوار بیوی کو بہت تکلیف پہنچاتے ہیں لیکن اس سے زیادہ کوفت لڑائی جھگڑے میں ہے سب سے آسان طریقہ غصہ فرو کرنا اور خاموشی اختیار کرنا ہے۔ بہت غصہ بڑھ جائے تو آنسو بہالینے میں غصہ کا زور گھٹ جاتا ہے اور غصہ اندر ہی اندر گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ غرض کہ شوہر کی رضا جوئی اور اطاعت ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے اور زندگی پرسکون و پربہار گزارنے کی بہترین تدبیر بھی ہے ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم میں ہزار خوبیاں ہوں ہم شوہر سے بلند نہیں ہوسکتے۔ سر کا رتبہ پاؤں کو ہرگز کبھی ملتا نہیں اس سے کیا ہوتا ہے زردوزی اگر پاپوش ہے۔

بیویوں کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ شوہر پر دھونس بٹہ کبھی نہیں چلتا البتہ اس سے گھریلو تلخیاں ضرور پیدا ہوجاتی ہیں جو دونوں ہی کے لئے سوہان روح ہوجاتی ہیں۔ مرد پھر بھی کہیں نہ کہیں اپنی دلچسپیوں کا انتظام کرلیتا ہے لیکن بیوی کی زندگی جہنم زار کا صحیح نمونہ بن جاتی ہے شوہر سے کسی بات پر اختلاف ہوجانا تعجب کی بات نہیں دو برتن ایک جگہ ہوں تو کبھی آواز ہوتی ہی ہے شوہر و بیوی زندگی کے ساتھی ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے کبھی شکوہ شکایت پیدا نہ ہو مگر شکایت ایسے پیرایہ میں کیجئے کہ شکر رنجی کی نوبت نہ آئے، دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم قرار دیئے گئے۔ پھر ہر وقت کی جھک جھک سے کیا فائدہ۔ زندگی اچھی بری سب ہی شوہر و بیوی کی گزر جایا کرتی ہے، سوال ایسی زندگی کا ہے کہ دونوں میں حقیقی و لافانی محبت ہو، ایک دوسرے کی تکلیف و راحت میں دل و جان سے شریک ہوں۔ آپ کو لازم ہے کہ جس بات سے یا کہیں جانے آنے سے شوہر منع کرے آپ ضد نہ کریں۔ تھوڑی تکلیف ضرور ہوگی لیکن بیوی اس برے انجام سے بچ جاوے گی جو اکثر اس کے بعد بہت ہی المناک ہوجایا کرتا ہے، اس گھر میں خاک اڑنے لگتی ہے جس میں دو شریک حیات میں موافقت نہ ہوتی ہو۔

شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری میں بیوی کی توہین نہیں ہے بلکہ اس سے دنیا و عقبیٰ دونوں ہی بنتی ہیں۔ بعض ہوشمند و حق شناس بیویاں برے سے برے شوہر کو (اس کی خوبیاں مد نظر رکھتے ہوئے) نہایت ہوشمندی اور مخلصانہ سلوک و بے لوث خدمت سے سیدھا کرلیتی ہیں اور اپنا گرویدہ بنالیتی ہیں۔ قابل رشک خواتین وہ ہیں جو دنیا و آخرت میں اپنی زندگی خوشگوار بنانے میں کوشاں رہتی ہیں۔

مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ بعض مرد سخت ظالم و جابر ہوتے ہیں، اور انتہائی بے رحمانہ و ظالمانہ سلوک بیویوں سے روا رکھتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے شوہر خدا کے بھی سخت نافرمان ہیں اور ان کی مظلوم بیویاں اگر صبر سے کام لیں اور اپنا فرض انجام دیتی رہیں تو وہ خدا کی خاص رحمت کی مستحق ہیں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ صابر بیوی کا صبر اور اس کی خدمت ایسے شوہروں کو بھی درست کردیتی ہے۔

کاش! کہ ہم خواتین ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اپنی ازدواجی زندگی خوشگوار بنانے کی ہمیشہ سعی کرتی رہیں۔

داڑھی

قبر کی کر لو تیاری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
سامنا جب آقا کا ہو تو
جھکے نہ گردن شرم کے مارے
شکل نبیؐ کی جو اپنائے گا
رب کا پیارا وہ بن جائے گا
برسے گی اس پر رحمت باری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
جس نے نبیؐ کے دل کو دکھایا
اللہ کو گویا اس نے ستایا
حشر میں ہوگی اس کی خواری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
خدارا! داڑھی اب نہ منڈوانا
اپنے نبیؐ کا دل نہ دکھانا
نعت ان کی ہے یہ پیاری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
قبر میں جب کل تم جاؤ گے
آقا کو کیا منہ دکھلاؤ گے
عقل میں آئی بات تمہاری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
جس نے سنت کو اپنایا
اس نے بڑا نفع کمایا
شفاعت کریں گے نبیؐ تمہاری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی

مرسلہ: سید ریحان زیب، کوئٹہ

حکیم عابد مجید مدنی' مبعوث الموستہ الحرمین

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی مُسکراہٹیں

نبی کریم' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب ترین پیغمبر ہیں۔ مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں **ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ** ترجمہ: "تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔" یعنی حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک کھلی اور واضح کتاب ہے۔ اس سے ہمیں ہر سوال اور مسئلے کا حل اور اس سے جواب مل سکتا ہے۔

صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے پروردہ تھے' انہوں نے آپ ﷺ سے ہر قسم کی تعلیم حاصل کی' وہ ہر میدان میں آپ ﷺ بلاواسطہ ہدایت لیتے رہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک ایک لمحہ گزارا' آپ ﷺ کی مجالس و محافل میں شریک رہے۔ وہ مدرسہ نبوت کے اولین شاگرد تھے' حضور اکرم ﷺ کی معیت مبارکہ میں گزارے گئے وقت میں انہوں نے ہر پہلو میں حضور اکرم ﷺ سے رہنمائی حاصل کی اور ہر ہر لمحے سے فیض اٹھایا۔ حضور اکرم ﷺ کی انتہائی متانت بھری حیات مبارکہ میں کئی واقعے بے تکلفی اور مزاح کے بھی آتے تو یہ صحابہ کرامؓ اس سے خوب خوب لطف اندوز ہوتے' چند واقعات پیش ہیں:

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ ابن عمرؓ کی حدیث بیان کرتے ہیں جس میں ابن عمرؓ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ طائف میں تھے تو انہوں نے فرمایا کہ کل ہم کوچ کرنے والے ہیں تو بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم تو طائف کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ صبح کو جہاد میں بھرپور شرکت کی' بہت سے صحابہ کرامؓ زخمی ہوئے تو پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا ہم واپس سفر نہ کرلیں تو سب صحابہ کرامؓ خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کی یہ خاموشی' شوق جہاد اور حضور اکرم ﷺ کے اس حکم کے ادب کے پیش نظر ایسی صورت اختیار کرگئی تھی کہ حضور اکرم ﷺ کو بے اختیار ہنسی آگئی۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی تربیت کرنے میں مختلف طریقے اور اسلوب اپنائے' مندرجہ ذیل واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے اذہان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت وسعت رحمت یقینی طور پر بیٹھ جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جہنم سے آخری نکلنے والے آدمی اور جنت میں آخری داخل ہونے والے شخص کے بارے میں' میں جانتا ہوں ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ اس شخص کے بڑے اور کبیرہ گناہ مٹاڈالو اور اس سے چھوٹے گناہ سے متعلق پوچھو۔ اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں موقع پر یہ یہ کیا؟ فلاں دن یہ کیا وہ شخص کہے گا اے رب میں نے بہت سے عمل کئے جن کا مشاہدہ مجھے یہاں نہیں ہورہا تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو کہا جائے کہ تمہارے لئے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے۔"

امام احمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس قریش کی چند عورتوں کی موجودگی میں حاضر خدمت ہوئے جو عورتیں اونچی اونچی آواز میں باتیں کررہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر انہوں نے خاموشی اختیار کرلی تو نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے جلالی لہجے میں فرمایا کہ تم عجیب ہو نبی کریم ﷺ سے تم مرعوب نہیں ہوئیں اور مجھ سے ڈرتی ہو۔ تو انہوں نے کہا آپ نبی کریم ﷺ سے زیادہ سخت ہیں۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عمر! تمہاری وجہ سے تو شیطان بھی راستہ بدل لیتا

ہے۔'' بعض دفعہ آپ کے مسکرانے کا سبب صحابہ کرام بن جاتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کرلینے کے بعد ازدواجی تعلقات قائم کرلئے تو اس نے آپ ﷺ کو سارا قصہ سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنی بیوی کے قریب جانے کی وجہ پوچھی تو صحابی نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پاؤں میں پازیبوں کو جب چاندی کی طرح چمکتے ہوئے پایا تو مجھ سے رہا نہ گیا۔ تو آپ ﷺ مسکرادیئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مسجد میں داخل ہوا اور کہا کہ یا الٰہی میرے اور حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کسی کو معاف نہ فرمانا۔ تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

رمضان کے ایام میں ایک شخص روزہ توڑ بیٹھا تو نبی کریم ﷺ نے اسے کفارہ ادا کرنے کو کہا۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کفارہ دینے کی طاقت نہیں۔ تو آپ نے اسے کھجوروں کی ایک ٹوکری دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے صدقہ کردے۔ پھر اس شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول مجھ سے زیادہ اس کا مستحق اور ضرورت مند کون ہے؟ تو نبی کریم ﷺ مسکرادیئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا لے جاؤ اور کھاؤ۔

عباس بن مرداس سلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفات میں شام کے وقت اپنی امت کی مغفرت و بخشش کے لئے دعا فرمائی تو آواز آئی کہ ظالم کے علاوہ تمام کو بخش دیا گیا اور مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ آپ مظلوم کو جنت مرحمت فرمادیں اور ظالم کو معاف کردیں۔ جب مزدلفہ کے مقام پر اس دعا کو پھر دہرایا گیا تو اسے شرف قبولیت بخشا گیا' اور فرمایا جو آپ مانگیں گے اس سے آپ کو نوازا جائے گا۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ ہنس دیئے۔ صحابہ کرامؓ نے سبب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا ''اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور میری امت کو معاف کردیا ہے تو مٹی اٹھا کر اپنے سر پر پھینکنے لگا اور واویلا کرنا شروع کردیا۔'' اس کی اس گھبراہٹ اور جزع فزع نے مجھے ہنسادیا۔

نعیمانؓ بن امر بن رفاعہ انصاری بدری صحابی ہیں۔ نبی کریم ﷺ ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بہت ظریف اور خوش طبع آدمی تھے۔ وہ کوئی نہ کوئی مزاح کی بات کرکے حضور نبی کریم ﷺ کو تبسم کے مواقع فراہم کرتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت میں بھی ہنستے ہوئے داخل ہوگا۔

یہی نعیمان رضی اللہ عنہ جب کوئی نیا پھل دیکھتے جو انہیں بہت پسند آتا تو اسے لیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہتے کہ یہ میری طرف سے ہدیہ قبول کیجئے۔ اس دوران ہی پھل والا پھل کی قیمت لینے پیچھے جاتا تو آپ ﷺ سے عرض کرتے کہ اس پھل کی قیمت ادا فرمادیں نبی کریم ﷺ فرماتے اے نعیمان! تم نے تو مجھے یہ ہدیہ دیا تھا' جواب ملتا کہ خدا کی قسم یہی بات ہے لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ یہ پھل تناول فرمالیتے۔ تو نبی کریم ﷺ ہنستے ہوئے اس پھل کی قیمت ادا فرمادیتے۔

ایک دفعہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنی اونٹنی کو مسجد کے صحن میں بٹھا کر نبی کریم ﷺ کے ہاں حاضری دی تو بعض صحابہ کرامؓ نے نعیمان سے کہا۔ کیوں نہیں تم اس اونٹنی کو ذبح کرتے اور ہمیں کھلاتے؟ نعیمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور اونٹنی کو ذبح کردیا۔ دیہاتی نے اپنی اونٹنی کے گوشت کو پکتے ہوئے پایا اور یکبار چلائے اللہ کے رسول! میری اونٹنی کو کس نے ذبح کردیا؟ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ نعیمان نے ذبح کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیمان کا پیچھا کیا تو انہیں ایک گڑھے کے اندر مٹی میں لت پت پایا اور انہوں نے اپنا چہرہ کھجور کے پتوں کے ساتھ چھپا رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں پکڑ کر نکالا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو نعیمان نے عرض کی میں نے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی خواہش پر یہ کیا جنہوں نے آپ ﷺ کو میرے بارے میں بتایا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ ان کے چہرے کو صاف کرتے ہوئے مسکرادیئے اور اونٹنی کی قیمت ادا کردی۔

○○

مجلس تحفظ ختم نبوت
سے
تعاون فرماکر
قادیانیت کے
تعاقب میں
ہمارا ساتھ دیں

اخبارِ ختمِ نبوّت

پوری دنیا میں مرزائیوں کا بھرپور مقابلہ کیا جارہا ہے' مولانا محمد اکرم طوفانی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا ہے کہ پوری دنیا میں مرزائیت کا بھرپور تعاقب کیا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ سے ہزاروں کی تعداد میں قادیانی دنیا بھر میں ا قبول کررہے ہیں وہ یہاں مجلس جمیل ٹاؤن کی طرف سے اپنے اعزاز میں دی گئی افطار پارٹی سے خطاب کررہے تھے۔ تقریب کے مہمان خصوصی مجلس لاہور کے انچارج محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے' جبکہ صدارت محمد امین عاجز نے کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ قادیانی کروڑوں روپے خرچ کرکے ملک میں بدامنی اور بحران پیدا کرتے رہے ہیں' حکومت کو ایسے عناصر کے خلاف تفتیش کرکے انہیں ملک کے کلیدی عہدوں سے علیحدہ کردینا چاہئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ وزارت خارجہ میں چھپے ہوئے قادیانی صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ کے دنیا بھر کے ممالک سے آنے والے پیغامات دبا کے بیٹھے رہے اور صدر مملکت کا بائیوڈیٹا تک دنیا بھر کے سفارت خانوں کو مہیا نہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنی سرپرست لابیوں سے مل کر صدر مملکت کو ناکام اور بدنام کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزارت خارجہ اور پریذیڈنٹ ہاؤس میں چھپے ہوئے قادیانیوں کو فی الفور نکال باہر کیا جائے۔

دفتر ختم نبوت پر پولیس کا چھاپہ

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں پولیس کا چھاپہ مرزائیت نوازی کے مترادف ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا درخشاں ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ نصف صدی گزرنے کے باوجود مجلس کے مرکزی راہنماؤں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا لال حسین اختر' مولانا محمد حیات فاتح قادیان' مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ کے ادوار سے لیکر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کے دور تک مجلس کی قیادت اور مقامی دفاتر اور یونٹس کسی بھی دہشت گردی اور تخریب کاری کی کارروائی میں ملوث نہیں رہے۔ جب سے جناب محمد رفیق تارڑ صدر مملکت بنے ہیں انتظامیہ اور عدلیہ میں گھسے ہوئے قادیانی ایسی حرکات کرکے حکومت کو ناکام کرانے اور صدر مملکت اور علماء کرام میں بعد پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ انہوں نے مجلس کے ہیڈ کوارٹرز میں پولیس کے چھاپہ اور مہمانوں کی تذلیل کی پرزور مذمت کی۔ اور اسے بدترین قادیانیت نوازی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مرزائی لعنتی گروہ ہے

بھکر (ساجد نمائندہ خصوصی) مرزائی لعنتی گروہ ہے' حالیہ بیان مرزا طاہر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قادیانی کھل کر مسلمانوں کے دینی جذبات کو ابھار رہے ہیں' ان خیالات کا اظہار ختم نبوت دلے والا کے سرپرست اعلیٰ مولانا بختاور عثمانی بق بونگہ نے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے پاکستان کے آئین کی توہین کی ہے اور خصوصا" مرزا طاہر واجب القتل ہے' انہوں نے کہا کہ حکومت کی خاموشی ایسے لگتا ہے کہ وہ بھی مرزائیوں کی پشت پناہی کررہی ہے اگر حکومت نے اب قادیانیوں کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا تو ختم نبوت کے جیالے میدان میں نکل آئیں گے اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

پاکستان کی خیر خواہی نہیں

ساجد (خصوصی رپورٹ ختم نبوت دلے والا) بروز جمعہ کے موقع پر حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے جامع مسجد فاروق اعظم دلے والا میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت ملک پاکستان میں قادیانی اقتدار کی خاطر لڑ رہے ہیں اور وہ اس ملک پاکستان کی خیر خواہی نہیں چاہتے اقتدار کی خاطر جنگ لڑی جارہی ہے اور حالیہ بحران میں مرزائیوں نے خود کہا ہے کہ اس بحران میں ہمارا ہاتھ ہے پھر بھی حکمران نشے میں مست ہیں اور اب پھر مرزا طاہر نے کہا ہے کہ اس ملک پاکستان کو صرف قادیانی بچاسکتے ہیں

مرزا طاہر کو شرم نہیں آتی کہ وہ خود اپنی تو حفاظت کر نہیں سکتا لندن میں پناہ لے رکھی ہے اگر خود سچا ہوتا تو لندن بھاگ نہ جاتا' اگر سچا ہے اپنے مذہب میں تو سب کافروں کو ختم کرے۔ ہمیشہ جھوٹے کی باتیں بھی جھوٹی ہوتی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دلے والا کا مطالبہ ہے کہ ان جھوٹوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے ورنہ یہ لوگ ملک پاکستان کو نقصان پہنچائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار سٹی صدر مسلم لیگ ملک علی نواز نے کیا ہے۔

چھوکر خورد کھاریاں ضلع گجرات کے مرزائی وڈیرے سے علماء ختم نبوت کی گفتگو اور مرزائی کی مرزائیت سے توبہ اور قبول اسلام کی آمادگی

چھوکر خورد (نمائندہ خصوصی) چھوکر خورد کا وڈیرا تین پشتوں سے مرزائی ہے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے ملتان سے سفر کیا جبکہ گوجرانوالہ کے حافظ محمد یوسف عثمانی اور جماعت کے مخلص کارکن شیخ محمد آصف بھی ہمراہ تھے' مرزائی وڈیرے سے چار گھنٹے گفتگو ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا فقیر اللہ اختر نے مرزائی کے شبہات دور کئے اور مرزائیت کے فریب سے نکل کر قبول اسلام کی دعوت دی۔ بعدازاں وڈیرے نے قبول اسلام کی آمادگی ظاہر کی۔ اس سے قبل مقامی لوگوں کے ساتھ مرزائی وڈیرے کے تعلقات وابستہ تھے۔ اب لوگوں نے اس کا بائیکاٹ کیا ہے' مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے مقامی لوگوں کا مرزائیت کی دھوکہ دہی سے تفصیلاً" آگاہ کیا۔ بعدازاں چھوکر خورد کے مسلمانوں نے ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس ساری کارروائی میں مولانا محمد عارف صاحب' مولانا نور محمد اور دیگر مقامی حضرات نے علماء ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

قاری محمد یوسف عثمانی کو صدمہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ حافظ قاری محمد یوسف عثمانی کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں قضاء الٰہی سے وفات پاگئیں (اناللہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ عابدہ' صالحہ' شاکرہ' ذاکرہ خاتون تھیں' مرحومہ کی وفات سے حافظ صاحب کے خاندان کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ خداوندقدوس مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مجلس گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے ایک بیان میں مرحومہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں۔ اور حافظ صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا تعزیتی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک اجلاس نائب امیر حافظ بشیر احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا صاحب اور مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر صاحب' حافظ محمد ثاقب صاحب' حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب' امان اللہ قادری صاحب' سید احمد حسین زید صاحب اور حافظ احسان الواحد صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس میں موجود شرکاء نے جناب حافظ محمد انور کی والدہ اور سید جواد حسین بخاری صاحب کے والد کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ علاوہ ازیں میاں محمد اسماعیل صاحب کے بھائی کی وفات پر بھی اظہار افسوس کیا گیا اور مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

قافلہ ختم نبوت کی سفرحج پر روانگی

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حج کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے خوش نصیب علماء کرام کے پہلے قافلہ میں مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب (ٹنڈو آدم)' مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب (کراچی) اور مولانا فقیر اللہ اختر صاحب (گوجرانوالہ) ۹ مارچ ۹۸ء کو کراچی ایئرپورٹ سے سفرحج کے لئے روانہ ہوچکے ہیں' کراچی دفتر کے احباب نے علماء کرام کو ایئرپورٹ پر الوداع کیا۔ جبکہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد یہ علماء کرام ۲۱ اپریل کو وطن واپس تشریف لائیں گے۔ (انشاء اللہ)

○ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مفلس ہوا' اور اس نے اپنا افلاس لوگوں پر ڈالا اور ان پر اعتماد کیا' سو اس کا افلاس کبھی ختم نہیں ہوگا' اور جس پر افلاس نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اسے دفع کرنا چاہا' پس اللہ تعالیٰ نے اسے جلدی یا کچھ مدت کے بعد رزق نصیب فرمادیں گے۔

"طب نبوی" فیصل آباد

قادیانیوں کو آئین کے تحت مردم شماری میں حصہ لینے کا پابند کیا جائے
توہین رسالت قانون اور قادیانیت سے متعلق ترامیم منسوخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی
ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام کا خطاب

ملتان (پ ر) ۲ مارچ ۱۹۹۸ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری، تنظیم اہل سنت کے مولانا عبدالستار تونسوی، مجلس اہلسنت کے مولانا شفق الرحمٰن درخواستی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، قاری محمد ادریس اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کو پابند کرے کہ مردم شماری میں اپنا نام غیر مسلموں کی فہرست میں درج کرائیں تاکہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز قائم ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اگر قادیانیوں کے معاملے میں کوئی رعایت کی تو علماء کرام موجودہ مسلم لیگ کی حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور مغرب کے اشارے پر توہین رسالت کے قانون اور قادیانیت سے متعلق آئینی ترمیم ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پاکستان قادیانیوں نے نہیں مسلمانوں نے بنایا تھا لیکن یہاں قادیانیوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جارہا ہے اور کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کو فائز کرکے ملک کی سالمیت کو خطرہ میں ڈالا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ صورتحال برداشت نہیں کرے گی۔ امریکہ اور مغرب سن لے کہ اس کی اسلام کو مٹانے کی سازشیں کسی صورت کامیاب نہیں ہوں گی اور سپر طاقت روس کی طرح امریکہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں نیست و نابود ہو گا۔ قادیانیوں نے عیسائیت کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے اسلام کے خلاف منظم تحریک کا آغاز کیا ہے۔ علماء کرام اس تحریک کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں گے۔ آج قومی اسمبلی میں کہا جارہا ہے کہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ قومی اسمبلی کی اس سے بڑی توہین کوئی نہیں ہو سکتی، ملک کی سب سے محترم شخصیت صدر تارڑ واضح اعلان کر چکے ہیں کہ قادیانیوں نے ملک میں بحران پیدا کرنے میں کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں۔ مرزا طاہر مسلسل برطانیہ میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ میں مصروف ہے۔ اس وجہ سے ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر کو پاکستان لاکر آئین پاکستان کی خلاف ورزی کا اس پر مقدمہ چلایا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ بند کیا جائے انگریز اور مغرب کی خوشنودی کے لئے اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے۔ قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ مردم شماری میں حصہ نہ لینے والے قادیانیوں کی شہریت منسوخ کی جائے۔ الیکشن کا مسلسل بائیکاٹ کرنے والے قادیانیوں کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں نشستیں ختم کی جائیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ طالبان کی حکومت کو تسلیم کرکے پاکستان میں بھی شریعت کا نظام نافذ کیا جائے۔

REGD. NO. SS-160

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۱۰۰ دفاتر و مراکز عربی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو' عربی' انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے' جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین' تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں' زکوٰۃ' صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔
کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 9/437 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا' بکری ایک سال۔ گائے' بیل' بھینس' بھینسا دو سال۔ اونٹ' اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ' مینڈھا' دنبہ' دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بچوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے' قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا' کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو' قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے' بھینس' اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں' اگر کوئی اکیلا کر دے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللہم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراہیم علیہما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں' اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری' مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی' زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337